Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ      نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ      وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
25

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

10 شعبان 1434 ہجری قمری 20 احسان 1392 ہش 20 جون 2013ء

## ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرّحمۃ)

# عاجزی، انکساری اور تواضع کے متعلق اسلامی تعلیمات

## ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا○

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''۔ (الفرقان: ۶۴)

وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ○

اور (نخوت) سے انسانوں کیلئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔'' (لقمان:۱۹)

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ○

اور اپنا پر مومنوں میں سے ان کیلئے جو تیری پیروی کرتے ہیں جھکادے۔'' (الشعرا:۲۱۶)

## ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب میرا بندہ عاجزی اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کرتا ہے۔ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عاجزی اور انکساری کی وجہ سے عمدہ لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس کی استطاعت رکھتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اختیار دے گا کہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جو پوشاک چاہے پہن لے۔ (ترمذی کتاب الصفۃ القیامۃ باب ماجاء فی صفۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر انسان کا سر دو زنجیروں میں ہے ایک زنجیر ساتویں آسمان تک جاتی ہے اور دوسری زنجیر ساتویں زمین تک جاتی ہے جب انسان تواضع یا عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ذریعہ اسے ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے۔

(کنز العمال)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا یہاں تک کہ علیین میں جگہ دے گا اور جس نے اللہ کے مقابل ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ گرادے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کرے گا۔''

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابۃ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزّت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

## ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی یاد رکھو تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبول حق و فیضان الوہیت ہرگز نہیں پاسکتا کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے پس کسی طرح بھی تکبر نہیں کرنا چاہیے۔ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر تکبر انہیں باتوں سے پیدا ہوتا ہے جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ جلشانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود جلد چہارم صفحہ ۱۴۹)

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک واقعہ:

❁ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ دوپہر کے وقت اندر مکان میں ایک چارپائی پر لیٹ گئے۔ آپؑ وہاں ٹہل رہے تھے، ایک دفعہ مولوی صاحب جاگے تو آپؑ فرش پر چارپائی کے پاس لیٹے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ادب سے گھبرا کر اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپؑ نے بڑی محبت سے پوچھا کہ کیوں اُٹھ بیٹھے ہیں؟ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ آپ نیچے سوئے ہیں میں اُوپر کیسے سوسکتا ہوں۔ مُسکرا کر فرمایا۔

''میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا اور بچوں کو شور کرنے سے روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔''

(صداقت حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۶۰ مصنفہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب)

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار      ملے جو خاک میں اُس کو ملے یار
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے      کرے پاک آپ کو تب اُس کو پاوے
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ      کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے      مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے
(دُرِثمین صفحہ ۹۳)

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے      ہو جاؤ خاک مرضی مولا اسی میں ہے
(درثمین صفحہ ۱۳۳)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

**اداریــــــہ**

# شری رام چندر جی مہاراج ہندوستان کے ایک عظیم رہنما

قسط:۶

قارئین کرام! گزشتہ قسط میں ہم شری رام چندر جی مہاراج کی زندگی کے کچھ واقعات پیش کر چکے ہیں۔ یہ واقعات آپ کی عظمت بلند مقام و مرتبہ پر کافی وشافی روشنی ڈالتے ہیں۔ شری رام چندر جی کی بیان کردہ اخلاقی تعلیمات پر روشنی ڈالی جائے تو آج بھی باوجود اس کے کہ ایک لمبا زمانہ آپ پر اور آپ کی تعلیمات پر گزر چکا ہے، ہمیں ان میں سچائی کی جھلک نظر آتی ہے۔ آیئے چند ایک تعلیمات پر نظر ڈالیں۔

## ۱۔ اخلاق ہی سب کچھ ہیں

कुलीनमकुलीनं वा वीरं पुरुषमानिनम्।
चारित्रमेव व्याख्याति शुचिं वा यदि वाशुचिम्।।4

ترجمہ: اخلاق ہی یہ بتاتے ہیں کہ کون آدمی اعلیٰ ذات میں پیدا ہوا ہے اور کون نچلے خاندان میں، کون بہادر ہے اور کون بیکار۔ ہمیں اپنے آپ کو مرد ماننا ہے کون پاک وطیب ہے اور کون ناپاک؟

(ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۹ شلوک ۴)

## ۲۔ عوام کا کردار خواص پر منحصر

यद्वृत्ता: सन्ति राजानस्तद्वृत्ता: सन्ति हि प्रजा:।।9।।

ترجمہ: راجاؤں کے جیسے اخلاق ہوتے ہیں عوام بھی اُس کے مطابق عمل کرنے لگی ہے۔

(ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۹ شلوک ۹)

## ۳۔ سزا دینا راجاؤں کا فرض ہے

नहि लोकविरुद्धस्य लोकवृत्तादपेयुष:।
दण्डादन्यत्र पश्यामि निग्रहं हरियूथप।।21।।
न च ते मर्षये पापं क्षत्रियोऽहं कुलोद्भूत:।

ترجمہ: راجاؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وانر راج جو عوام الناس کے راستہ سے ہٹ کر خراب راستہ پر چلتا ہے اُسے روکنے یا راہ پر لانے کیلئے سزا کے سوائے اور کوئی طریق نہیں رکھتا۔

میں اعلیٰ نسل میں پیدا اعلیٰ کشتری ہوں اسلئے میں تمہارے گناہ کو معاف نہیں کر سکتا۔ جو آدمی اپنی بیٹی، بہن یا چھوٹے بھائی کی بیوی کے پاس شہوانی نظر سے جاتا ہے (کام نظر) اُس کا قتل کیا جانا صحیح سزا مانی گئی ہے۔

(کشکندھا کانڈ سرگ ۱۸ شلوک ۲۱-۲۲)

## ۴۔ اُستاد کون ہے؟

ज्येष्ठो भ्राता पिता वापि यश्च विद्यां प्रयच्छति।
त्रयस्ते पितरो ज्ञेया धर्मे च पथि वर्तिन:।।13।।
यवीयानात्मन: पुत्र: शिष्यश्चापि गुणोदित:।
पुत्रवत्ते त्रयश्चिन्त्या धर्मश्चैवात्र कारणम्।।14।।

ترجمہ: بڑا بھائی والد اور جو تعلیم دیتا ہے وہ اُستاد ہے۔ یہ تینوں مذہب کے راستہ پر قائم رہنے والے مردوں کیلئے والد کی مانند قابل عزت واحترام ہیں۔ ایسا ہمیں سمجھنا چاہیئے۔

(کشکندھا کانڈ ۱۸ واں سرگ شلوک ۱۳-۱۴)

## ۵۔ دنیا کی لالچ سے کوئی مطلب نہیں

नाहमर्थपरो देवि लोकमावस्तुमुत्सहे।
विद्धि मामृषिभिस्तुल्यं विमलं धर्ममास्थितम्।।20।
यत् तत्रभवत: किंचिच्छक्यं कर्तुं प्रियं मया।
प्राणानपि परित्यज्य सर्वथा कृतमेव तत्।।21।।

ترجمہ: (اپنی سوتیلی والدہ کیکئی کو مخاطب ہو کر کہا) دیوی! مال و دولت کا پجاری بن کر دنیا میں نہیں رہنا چاہیئے۔ تم یقین رکھو۔ میں بھی رشیوں کی مانند ہی خالص دھرم (مذہب) میں یقین رکھتا ہوں۔ محترم والد کیلئے جو بھی کام میں کر سکتا ہوں اسے جان دیکر بھی کروں گا تم اُسے خالصتاً میرے ذریعہ مکمل کیا ہوا سمجھو۔

(ایودھیا کانڈ سرگ ۱۹ شلوک ۲۰-۲۱)

## ۶۔ سچائی کی فضیلت:

सत्यमेवानृशंसं च राजवृत्तं सनातनम्।
तस्मात् सत्यात्मकं राज्यं सत्ये लोक: प्रतिष्ठित:।।10।।
ऋषयश्चैव देवाश्च सत्यमेव हि मेनिरे।
सत्यवादी हि लोकेऽस्मिन् परं गच्छति चाक्षयम्।।11।।
उद्विजन्ते यथा सर्पान्नरादवृतवादिन:।
धर्म: सत्यपरो लोके मूलं सर्वस्य चोच्यते।।12।।
सत्यमेवेश्वरो लोके सत्ये धर्म: सदाश्रित:।
सत्यमूलानि सर्वाणि सत्यान्नास्ति परं पदम्।।13।।

ترجمہ: (ناستک ایک خدا پر یقین نہ رکھنے والے جابا رشی کو مخاطب ہو کر کہا) سچائی پر عمل کرنا راجاؤں کا پہلا فرض ہے۔ یہی سناتن (ابتدائی) اخلاق ہیں اس لئے حکومت راجا کی مانند ہو جاتی ہے اور سچائی سے ہی ساری عوام معزز ہوتی ہے۔ رشیوں اور دیوتاؤں نے ہمیشہ ہی سچائی کی عزت کی ہے اس دنیا میں سچے لوگ اکھشئے چرم دھام (الٰہی جنت جس پر کبھی قضا نہیں۔ ناقل) میں جاتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے آدمی سے سب لوگ اس طرح ڈرتے ہیں جیسے سانپ سے۔ دنیا میں سچائی ہی مذہب کا اعلیٰ معراج ہے اور وہی سب نیکیوں کی بنیاد کہی جاتی ہے۔ دنیا میں ایشور ہی سچائی (حق) ہے ہمیشہ سچائی کی وجہ سے ہی مذہب کا قیام رہتا ہے۔ سچائی ہی سب کی جڑ ہے سچائی سے بڑھ کر دوسرا کوئی اہم خلق نہیں۔ (ایودھیا کانڈ سرگ ۱۱۹ شلوک ۱۰ تا ۱۳)

## (۷) گناہ کی مختلف حالتیں:

कायेन कुरुते पापं मनसा सम्प्रधार्य तत्।
अनृतं जिह्वया चाह त्रिविधं कर्म पातकम्।।21।।

ترجمہ: آدمی اپنے جسم سے جو برائی کرتا ہے اُسے پہلے دل کے ذریعہ کرنے کیلئے معین کرتا ہے۔ پھر زبان کے ذریعہ اُسی بُرے اعمال (گناہ) کو دوسروں کو کہتا ہے بعدہ دوسروں کی مدد سے اُسے جسم کے ذریعہ مکمل کرتا ہے۔ اس طرح ایک ہی گناہ کرنے والا ”کایک“ (جسم کے ذریعہ کرنے والا) واچک (زبان کے ذریعہ کرنے والا) اور مانسک (دل میں سوچنے کے ذریعہ) تین طرح کا ہوتا ہے۔ (ایودھیا کانڈ سرگ ۱۱۹ شلوک ۲۱)

## (۸) جنت جانے کا راستہ

सत्यं च धर्मं च पराक्रमं च भूतानुकम्पां प्रियवादितां च।
द्विजातिदेवातिथिपूजनं च पन्थानमाहुस्त्रिदिवस्य सन्त:।।31।।

ترجمہ: سچائی (حق) مذہب، بہادری تمام بنی نوع انسان پر (رحم) سب سے اچھی بات کرنی اور دیوتاؤں، مہمانوں اور برہمنوں کی عبادت (عزت) کرنی۔۔۔ ان سب کو سادھو (نیک) آدمیوں نے جنت جانے کا راستہ بتایا ہے۔ (ایودھیا کانڈ سرگ ۱۱۹ شلوک ۱۰ تا ۱۳)

## (۹) موت برحق ہے:

सर्वे क्षयान्ता निचया: पतनान्ता: समुच्छ्रया:।
संयोगा विप्रयोगान्ता मरणांन्तं च जीवितम्।।16।।
यथा फलानां पक्वानां नान्यत्र पतनाद् भयम्।
एवं नरस्य जातस्य नान्यत्र मरणाद् भयम्।।17।।

ترجمہ: ساری جمع شدہ چیزوں کا خاتمہ ہے۔ دنیاوی ترقیات کا آخر زوال ہے جڑنے کے ساتھ جدا ہونا لازمی ہے اور زندگی کا خاتمہ موت ہے۔ جیسے کٹے ہوئے پھلوں کو زوال کے علاوہ اور کوئی ڈر نہیں اُسی طرح پیدا ہوئے آدمی کو موت کے سوا اور کسی سے خوف نہیں۔

(ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۵ شلوک ۱۶-۱۷)

## (۱۰)۔ غصہ پر قابو پانے والے

धन्या: खलु महात्मानो ये बुद्ध्या कोपमुत्थितम्।
निरुन्धन्ति महात्मानो दीप्तमग्निमिवाम्भसा।।3।।

ترجمہ: عظیم انسان تیز غصہ کو اپنی عقل کے ذریعہ اسی طرح روک دیتے ہیں جیسے عام انسان تیز آگ کو پانی سے بجھا دیتے ہیں۔ وہ ہی اس دنیا میں قابل تعریف ہیں۔ (سندر کانڈ سرگ ۵۵ شلوک ۳)

انشاء اللہ اگلی قسط میں ہم شری رام چندر جی مہاراج کے مقام و مرتبہ اور عظمت کے متعلق مسلم دانشوروں اور علماء کی آراء پیش کریں گے۔ (جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

---

**ارشاد**

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# مشینی زندگی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ جون ۲۰۱۲ دورہ جرمنی میں یونیورسٹیز اور کالجز میں زیر تعلیم احمدی طالبات کے ساتھ نشست کے دوران ایک سوال کے جواب میں فرمایا: ☆......ایک لجنہ نے سوال کیا کہ **بعض لوگ جو اس حد تک بیمار ہو جاتے ہیں کہ ان کو مشینوں پر زندہ رکھا جاتا ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشینوں سے زندہ رکھنا ہی نہیں چاہیئے۔ دیکھیں! مَیں تو عموماً ان لوگوں سے جو مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے مریض کی حالت ایسی ہے، ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے اور مشین پر رکھا ہوا ہے یہی کہا کرتا ہوں کہ بارہ چودہ گھنٹے دیکھ لو مشین سے۔ اگر وہ Revive کر جاتا ہے، Survive ہو جاتا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ otherwise اللہ کی مرضی ہے اس پر راضی ہو جاؤ۔ مشینوں سے زندہ رکھنے کی ضرورت کیا ہے؟ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتے اور وہ پھر آسٹریا وغیرہ جا کر Mercy Killing کے نام پر اپنے آپ کو زبردستی مروا لیتے ہیں۔ اسلام میں وہ بھی منع ہے اور یوکے میں بھی منع ہے۔ اگر کوئی مریض چاہے جتنا بیمار ہو جب تک اس کی سانس چل رہی ہے اس کے لئے جو بھی انسانی کوشش ہو سکتی ہے ضرور کرتے رہنا چاہیئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے Naturally موت دینی ہوگی تو موت آجاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنی لمبی تکلیفیں برداشت نہیں کرتے اور بعض ملکوں میں قانون ہے کہ Mercy Killing کے نام پر ان کو Injection لگا کر یا کسی اور طریق سے مار دیتے ہیں۔ یہ چیز بھی اسلام میں منع ہے۔ یہ بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ (ہفت روزہ اخبار بدر ۱۸-۲۵ اکتوبر ۲۰۱۲)

# خطبہ جمعہ

حقیقی مومن کو حکم ہے کہ خدا کی رضا کو مقدم کرو اور باقی سب باتیں اُس کے تابع کرو۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب اتنی جرأت پیدا ہو جائے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینے سے انسان گریز نہ کرے۔ اس کی کچھ بھی پرواہ نہ ہو کہ حق بات بتانے کی وجہ سے، سچی گواہی کی وجہ سے میں خود کتنی مشکلات میں گرفتار ہو سکتا ہوں۔ یا میرے عزیز رشتہ دار، میرے بچے، اگر میں اُن کے خلاف گواہی دوں تو کس مشکل میں گرفتار ہو سکتے ہیں یا میرے اپنے والدین یا بچوں یا عزیزوں، دوستوں کے خلاف گواہی سے مجھے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ایک مومن کا ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے کا دعویٰ اور ظلم روکنے کا دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب وہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ اپنی گواہیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرتا ہے۔

---

آج دنیا میں انصاف قائم کرنے، سچائی کو پھیلانے، امن اور سلامتی کی ضمانت بننے کا کام مسلسل اور باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کرنا ایک مومن کا کام ہے، ایک حقیقی احمدی کا کام ہے۔ اس زمانے میں احمدی مسلمان ہی ہیں جو اس دعویٰ کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں، ہم حقیقی مومن ہیں کیونکہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے

---

ہر احمدی کو چاہے وہ جماعتی خدمات پر مامور عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے اس بارے میں فکر کی ضرورت ہے کہ دنیا کو انصاف دینے اور سچائی پھیلانے کا جو اتنا بڑا کام ہمارے سامنے ہے، اُس کو ہم اپنی اصلاح کرتے ہوئے کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 اپریل 2013ء بمطابق 26 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 17 مئی 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ (سورۃ النساء 136)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (سورۃ المائدۃ آیت 9)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو، مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اللہ نے اُن لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے کہ اُن کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔ مخالفینِ اسلام وقتاً فوقتاً اسلام اور مسلمانوں پر شدت پسندی اور غیر مسلموں کے لئے دلوں میں بغض و کینہ رکھنیا پیدا کرنے کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ ہر دہشت گردی کا واقعہ جو ہوتا ہے دنیا میں، چاہے جو مسلمان کہلانے والے ہیں، اُن کی طرف سے ہوا ہو یا کسی اور کی طرف سے، یا جو کارروائی بعض نام نہاد اسلام پسند گروہ یا جہادی تنظیمیں کرتی ہیں، اُنہیں اسلامی تعلیم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور پھر قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو انتہائی لغو اور بیہودہ الفاظ میں نشانہ بنایا جاتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانے کے امام اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے جو مخالفینِ اسلام کے ہر الزام کو قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں ردّ کرتی ہے، اور ہر بیہودہ گوئی کا جواب دے کر مخالفینِ اسلام کو اُن کا آئینہ دکھاتی ہے۔ ہماری طرف سے علاوہ قرآنِ کریم کی مختلف آیات کے جو اس شدت پسندی وغیرہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں، یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، یہ بھی پیش کی جاتی ہیں کہ اسلام کی انصاف پسند اور انتہائی اعلیٰ معیار کی تعلیم کیا ہے؟

یہ ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ ہر انصاف پسند غیر مسلم اس تعلیم کو سن کر اس تعلیم کی تعریف کئے بغیر نہیں رہتا لیکن ساتھ ہی یہ سوال بھی کرتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کہاں ہے؟ جو غیر مسلم لوگ افرادِ جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں، وہ جانتے بھی ہیں اور عموماً کہتے بھی ہیں کہ ٹھیک ہے تمہاری جماعت کے افراد میں اس تعلیم کی جھلک نظر آتی ہے لیکن تم تو مسلمانوں میں ایک بہت قلیل جماعت ہو، بہت تھوڑی سی جماعت ہو۔ اسلام کی عمومی تصویر تو ہم نے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں میں ہی دیکھنی ہے۔ ان لوگوں کو افرادِ جماعت جن سے بھی ان کا واسطہ ہے اپنے اپنے فہم کے مطابق جواب دیتے ہیں اور عموماً غیروں پر اس کا اچھا اثر بھی ہے۔ لیکن ہمیں حقیقت پسند ہونے کی بھی ضرورت ہے اور اپنے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ ہم بیشک قرآنی تعلیم کی رو سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے مخالفین کی تسلی کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب دنیا میں مختلف اخباروں میں لکھنے والے جب بھی اسلام کے بارے میں لکھتے ہیں تو بعض دفعہ نام لے کر اور بعض دفعہ بغیر نام کے اشارۃً یہ بات کرتے ہیں کہ اسلام میں اقلیتی جماعت ہے جو اُس شدت پسندی کے خلاف ہے جو عام طور پر مسلمانوں میں نظر آتی ہے۔ اور یہ جماعت ہے جو انصاف کو دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے اور یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے صرف ہم ہیں۔

جب مَیں غیروں کے جماعت کے حق میں ایسے تبصرے سنتا ہوں اور جب بھی غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ فکر بھی پیدا ہوتی ہے، اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ صرف یہی تو نہیں کہ ہم دنیا کے سامنے یہ خوبصورت تعلیم رکھ کر عارضی طور پر اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کر رہے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں۔ اور جب وقت آئے اور دنیا ہمیں پرکھے تو اس تعلیم کا اعلیٰ معیار ہم میں موجود نہ ہو۔

کسی بھی جماعت کی سچائی کا پتہ یا کسی بات کی صداقت کا ثبوت اُس وقت ملتا ہے جب اپنی ذات پر ایسے حالات آئیں جو ہمیں مشکل میں ڈالنے والے ہوں اور پھر ہم میں سے ہر ایک اپنی ذات کو مشکل میں ڈال کر خدا

تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس کی تعلیم پر اُس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ اور اس معیار کا عمل کرنے والا ہو کہ عمل کرتے ہوئے اُس حالت سے کامیاب ہو کر نکلے۔ ورنہ تعلیم کی خوبصورتی کا بغیر عمل اظہار کسی جماعت کو من حیث الجماعت خوبصورت نہیں بنا دیتی۔ کئی غیر احمدی مسلمان ہیں جو غیروں کے سامنے یہ تعلیم پیش کرتے ہوں گے لیکن اُن کا اس تعلیم کو اسلام کی خوبصورتی کی دلیل کے طور پر پیش کرنا صرف اُن کی ذات کو شاید غیر مسلموں کی نظر میں اچھا بناتا ہوگا اور وہ اُس شخص کے اخلاق کی وجہ سے یا تعلق کی وجہ سے مذہب پر اعتراض کرنے سے رُک جاتے ہوں۔ لیکن ایک احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنا تعارف ایک احمدی مسلمان کی حیثیت سے کرواتا ہے۔ اور ایسے انسان کی حیثیت سے کرواتا ہے جو اس زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دعویٰ لے کر کھڑے ہونے والے کے پیروکار ہیں۔ یہ اس بات کا تعارف کرواتا ہے کہ ہم اُس مسیح موعود اور مہدی معہود کے ماننے والے ہیں جو اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پیش کرنے آیا اور ایک جماعت قائم کی ہے۔

احمدی کی طرف سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بیان صرف ایک احمدی کی ذات کو تعریف کے قابل نہیں بناتا بلکہ ایک امن پسند، انصاف پر قائم رہنے والی اور سچائی کا اظہار کرنے والی، اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی جماعت کا تصور غیروں کے سامنے اُبھرتا ہے اور اُبھرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی احمدیوں کے قول و فعل میں تضاد دیکھتا ہے تو وہ یہ نہیں کہے گا کہ فلاں شخص کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے، یا اُس میں سچائی کا فقدان ہے یا وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ بلکہ فوری طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو فلاں احمدی ہے، دعوے تو اپنی نیکیوں کے یہ لوگ بڑے کرتے ہیں، جماعت اس زمانے میں اپنے آپ کو بڑا انصاف کے قیام کا علمبردار سمجھتی ہے لیکن اس میں شامل لوگ ایسے ایسے ظلموں میں ملوث ہیں۔ کئی غیر از جماعت لوگ جو احمدیوں کے ساتھ کاروبار بھی کر رہے ہیں، جب اُن کے سامنے کاروباری مسائل اُٹھتے ہیں، مقدمے چلتے ہیں تو وہ مجھے یہی باتیں لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی تھا، ہم نے اعتبار کیا اور اب یہ یہ مسائل ہمارے پیدا ہو رہے ہیں اور انصاف سے جو گواہی دینی چاہئے وہ نہیں وہ دے رہا۔ انصاف کرتے ہوئے جو میرا حق ادا کرنا چاہئے وہ ادا نہیں کر رہا۔

پس ایک احمدی اپنے عمل سے جماعت احمدیہ کا ایک image یا تصور خراب کر رہا ہوتا ہے، ایک غلط تأثر قائم کر کے جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ زیادہ گناہگار ٹھہرتا ہے کہ دعویٰ نیکیوں کا ہے اور عمل کچھ اَور ہے۔ یہ فکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تھی جس وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 145 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ خلاصہ آپ کے الفاظ کا میں نے بیان کیا ہے۔ یعنی کسی احمدی سے، کسی بھی سطح پر ایسا فعل سرزد نہ ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی بدنامی کا موجب بنے۔

ان آیات میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن پر عمل ہر سطح پر کیا جانا ضروری ہے۔ تبھی یہ باتیں فطرت کا حصہ بن کر برائیوں سے روکنے والی بنتی ہیں۔ ہر سطح پر ان باتوں کا خیال رہتا ہے کہ ہمارے عمل کیا ہونے چاہئیں؟ اور اگر اس پر صحیح طرح عمل ہو اور یہ فطرت کا خاصہ بن جائے تو کبھی کسی قسم کا غلط کام، بے انصافی یا سچائی سے دوری یا دوسرے کو نقصان پہنچانے کی سوچ انسان میں پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

پس اللہ تعالیٰ کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کی خوبصورت تصویر کا اظہار اُس وقت ہوگا جب ہر احمدی ہر سطح پر اس تعلیم کا اظہار اپنے قول اور اپنے عمل سے کرے گا۔ ان آیات میں بیان شدہ معیاروں کے حصول کی کوشش ہر سطح پر اپنے گھروں میں بھی، اپنے معاشرے میں بھی، اپنوں کے ساتھ بھی، غیروں کے ساتھ بھی اور دشمنوں کے ساتھ بھی تعلقات میں ہونی چاہئے۔ تبھی ہم حقیقی مومن بن سکتے ہیں۔ تبھی اس زمانے کے امام کے ساتھ جڑنے کے دعوے اور اعلان میں ہم حق بجانب کہلا سکتے ہیں ورنہ ہمارے دعوے کھوکھلے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو ہمارے متعلق فکر تھی کہ کہیں بدنام کرنے والے نہ بن جائیں، اُس فکر کو بڑھانے والے ہوں گے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ آپ علیہ السلام کی اس فکر کو کم سے کم کرنے والے ہوں بلکہ ختم کرنے والے ہوں۔

پہلی بات جس کا یہاں حکم دیا گیا ہے یہ ہے کہ ہمارے ہر معاملے میں گواہی خدا تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہونی چاہئے۔ ہمارے دل و دماغ میں یہ خیال نہ آئے کہ اس گواہی سے یا کوئی بھی گواہی جو مَیں نے دینی ہے اُس سے کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا ہے۔ بلکہ صرف اور صرف یہ خیال ہو کہ مَیں نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔

پھر فرمایا کہ اس کا حصول انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے سے ہے۔ اور انصاف کے اعلیٰ معیار سچائی پر قائم ہوئے بغیر ہو ہی نہیں سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر عمل کئے بغیر یہ ہو ہی نہیں سکتے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسرے کے لئے پسند کرو۔ اپنے لئے تو ہماری کوشش ہو کہ ہمارا حق ہمیں ملے۔ کہیں ذرا سی بھی ہماری حق تلفی ہو رہی ہو تو ہم چیخنے چلّانے لگ جاتے ہیں لیکن دوسرے کے حق کا معاملہ آئے تو کئی قسم کے عذر تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر انصاف کا معاملہ آئے تو اپنے لئے تو ہم انصاف کے بارے میں تمام قرآنی احکامات فیصلہ کرنے والے کے سامنے رکھ دیں گے۔ بڑی محنت سے احادیث تلاش کر کے ان کے حوالے سے حق تلفی کرنے والے اور فیصلہ کرنے والے کو خوفِ خدا دلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب خود ہم سے انصاف پر قائم ہوتے ہوئے سچی گواہی کا مطالبہ ہو تو سچی گواہی دینے کی بجائے، حق بات کہنے کی بجائے، پیچدار اور الجھی ہوئی باتیں کر کے معاملے کو بگاڑنے کی یا اپنے حق میں کرنے کی یا اپنے قریبیوں کے حق میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ چیز ایک مومن، حقیقی مومن میں نہیں ہونی چاہئے۔

پس حقیقی مومن کو حکم ہے کہ خدا کی رضا کو مقدم کرو اور باقی سب باتیں اُس کے تابع کرو۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب اتنی جرأت پیدا ہو جائے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینے سے انسان گریز نہ کرے۔ اس کی کچھ بھی پرواہ نہ ہو کہ حق بات بتانے کی وجہ سے سچی گواہی کی وجہ سے میں خود کتنی مشکلات میں گرفتار ہو سکتا ہوں۔ یا میرے عزیز رشتہ دار، میرے بچے، اگر میں اُن کے خلاف گواہی دوں تو کس مشکل میں گرفتار ہو سکتے ہیں یا میرے اپنے والدین یا بچوں یا عزیزوں، دوستوں کے خلاف گواہی سے مجھے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہماری سوچ یہ ہونی چاہئے کہ حق بات پر قائم رہنے کے لئے، انصاف پر قائم رہنے کے لئے ہمیں اپنے ماحول اور اپنے عزیزوں، بزرگوں کی ناراضگی بھی مول لینی پڑے تو ہم لے لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری امارت یا غربت تمہارے فائدے یا نقصان اور تمہاری چالاکیوں یا جھوٹی گواہیوں یا انصاف سے دور جانے سے نہیں ہے بلکہ یہ فائدے نقصان اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو تمہیں فائدہ دے۔ نہیں تو تمہاری کوشش بھی ہو تو تم فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ جھوٹی گواہیاں تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ ہاں ایک عارضی دنیاوی فائدہ تو ہو سکتا ہے لیکن اُس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے اُس کے نقصان اتنے زیادہ ہوں گے جو برداشت سے باہر ہوں گے۔ فرمایا کہ اس لئے اللہ تعالیٰ کو دوست بناؤ اور اُسی کا قرب حاصل کرو۔ اور ہمیشہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے صاف اور سیدھی بات کرو۔ اپنے عائلی معاملات میں، گھریلو معاملات میں بھی، معاشرتی معاملات میں بھی، دنیاوی معاملات میں بھی سچائی کو ہمیشہ پکڑے رکھو۔ انصاف کے قیام کی ہمیشہ کوشش کرو۔ اپنی خواہشات کی پیروی کر کے عدل اور انصاف سے دور جانے کی بجائے، گھماؤ پھراؤ والی باتیں کر کے معاملے کو الجھانے کی بجائے یا سچی گواہی کو چھپانے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی بجائے ایک مومن کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنا محور بنانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک واقعہ آتا ہے جہاں آپ کو گواہی دینی پڑی۔ زمینداری کا معاملہ تھا اور جو مزارعین تھے اُن کے ساتھ درختوں کا جھگڑا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے گواہی دیں گے حالانکہ آپ کے والد کا اور آپ کے خاندان کی جائیداد کا معاملہ تھا، زمین کا معاملہ تھا، کوئی درختوں کی ملکیت کا معاملہ تھا۔ جب گواہی دی گئی، آپ کو بلایا گیا تو آپ نے جج کے سامنے یہی کہا کہ میرے نزدیک ان لوگوں کا ہی حق بنتا ہے اور ان کو ان کا یہ حق ملنا چاہئے۔ اس کی وجہ سے آپ کے خاندان والے، آپ کے والد ناراض بھی ہوئے لیکن آپ نے کہا جو میں نے حق سمجھا، جو سچی چیز سمجھی وہ میں نے گواہی دے دی۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 73-72، رجسٹر روایات (غیر مطبوعہ) جلد نمبر 9 صفحہ 192 تا 194 روایت حضرت میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار)

تو یہ معیار ہیں جو زمانے کے امام نے ہمارے سامنے پیش کئے۔ اور یہ معیار ہیں جو ہمیں اب قائم کرنے چاہئیں اور یہی معیار ہیں جن کو حاصل کرنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔

فرماتا ہے یاد رکھو کہ تمہاری جھوٹی گواہیوں سے تم دنیا والوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہو لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں۔ فرمایا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا۔ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل اور ہر بات سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اُس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔ پس ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہم معاشرے میں امن اور سلامتی پھیلانا چاہتے ہیں۔ سچائی پر قائم ہوتے ہوئے دنیا کو ہدایت کے راستے دکھانا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر ہم اپنے قول و فعل میں معمولی دنیاوی فائدوں کے لئے تضاد رکھنے والے ہوں تو ہم سچائی پر قائم ہونے والے نہیں، انصاف کو قائم کرنے والے نہیں، امن اور سلامتی کو پھیلانے والے نہیں بلکہ معاشرے کے فتنہ و فساد کا حصہ بن رہے ہوں گے۔

پس ایک مومن کا ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے کا دعویٰ اور ظلم روکنے کا دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب وہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ اپنی گواہیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے یہ معیار کن بلندیوں پر دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے سورۃ مائدہ کی جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں فرمایا کہ صرف تمہارے معاشرے میں، تمہارا جو چھوٹا ماحول ہے، اُسی میں تمہاری گواہیاں انصاف کے قائم کرنے کے لئے نہ ہوں بلکہ تمہارے دشمن بھی اگر تمہارے سے انصاف حاصل کرنا چاہیں تو وہ بھی انصاف حاصل کرنے والے ہوں۔ اُن کو بھی یہ یقین ہو کہ تم جو بات کہو گے حق و انصاف کی کہو گے۔ یا دشمن پر یہ ظاہر کر دو کہ ایک مومن ہر کام تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ کسی کی دشمنی ہمیں انصاف اور سچائی سے دور نہیں ہٹا سکتی۔ ہمارے دل تو دشمنی سے پاک ہیں۔ ہم تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں کسی سے نفرت یا دشمنی نہیں ہے۔ لیکن دشمن کے دل کے کینے، بغض اور دشمنی بھی ہمیں اس بات کی طرف مائل نہیں کرے گی کہ ہم غلط طور پر اُسے نقصان پہنچانے کے لئے انصاف سے ہٹی ہوئی بات کہیں گے۔ یہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اُن پر اسلامی تعلیم کی خوبیاں واضح کرتے

کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ہماری باتیں سن کر اسلام کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری باتیں بیشک دنیا کو ہماری طرف متوجہ کرتی ہیں لیکن ہماری سچی گواہی دینے کی باتیں، ہماری انصاف کے قائم کرنے کی باتیں، ہماری معاشرے میں دشمنیاں دور کرنے کی باتیں، ہماری امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے کی باتیں حقیقت میں دنیا کو اُس وقت اپنی طرف متوجہ کریں گی جب ہمارے عملی اظہار بھی اُس کے مطابق ہو رہے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے کہ قَوَّام بن کر کھڑے ہو جاؤ۔ یعنی انتہائی گہرائی میں جا کر (کام کرو)۔ قَوَّام کا مطلب ہے کہ انتہائی گہرائی میں جا کر اور مسلسل اور مستقل مزاجی سے کوشش کرتے ہوئے انصاف قائم کرو یا کوئی بھی کام کرو۔ یہاں کیونکہ انصاف کا ذکر ہے اس لئے گہرائی میں جا کر انصاف کے تمام تقاضے پورے کرو اور پھر مسلسل اور مستقل مزاجی سے اس کو قائم کرنے کی کوشش کرو۔ یہ گہرائی میں جا کر اور انتھک اور مسلسل کوشش ہے جس کے نتیجہ میں دنیا میں انصاف بھی قائم ہوگا اور سلامتی کا اور امن کا پیغام بھی دنیا کو ملے گا۔

پس آج دنیا میں انصاف قائم کرنے، سچائی کو پھیلانے، امن اور سلامتی کی ضمانت بننے کا کام مسلسل اور باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کرنا ایک مومن کا کام ہے، ایک حقیقی احمدی کا کام ہے۔ اس زمانے میں احمدی مسلمان ہی ہیں جو اس دعوی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں، ہم حقیقی مومن ہیں کیونکہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ کیونکہ ہم نے اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہی حاصل کی ہے اور زمانے کے امام کو مان کر صرف ذوقی اور علمی آگاہی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حاصل نہیں کی بلکہ ہم ان احکامات پر کاربند ہونے کا عملی نمونہ بننے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم انصاف پر قائم ہیں۔ کس حد تک ہم سچائی پر قائم ہیں۔ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح اپنے خلاف اور اپنے والد کے خلاف گواہی دے کر دنیاوی فائدے کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی، آج ہم آپ سے جڑنے کا دعویٰ کر کے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر ہم حقیقت میں یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں تو پھر یہ دیکھنے اور سوچنے والی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں بے اعتمادی کی فضا کیوں ہے؟ جن گھروں میں یہ بے اعتمادی کی فضا ہے وہ جائزے لیں میاں بیوی کے تعلقات میں پیار و محبت کیوں نظر نہیں آتا۔ بچے کیوں اس وجہ سے ڈسٹرب ہیں؟ بھائی بھائی کے رشتے میں دراڑیں کیوں پڑ رہی ہیں؟ بدظنیوں کی وجہ سے یا سچائی کی کمی کی وجہ سے تعلقات کیوں ٹوٹ رہے ہیں؟ دوستی کی بنیاد پر شروع کئے گئے کاروبار ناراضگیوں اور مقدموں پر کیوں منتج ہو رہے ہیں؟ قضاء میں مقدمات کی تعداد میں کیوں اضافہ ہو رہا ہے؟ یا عدالتوں میں کیوں زیادہ مقدمات احمدیوں کی طرف سے بھی جانے لگ گئے ہیں؟ ظاہر ہے دلوں کی حالت اور ظاہری حالت یا قول میں تضاد ہے۔ اپنے لئے کچھ اور معیار ہیں اور دوسروں کے لئے کچھ اَور۔ پس ہر احمدی کو، چاہے وہ جماعتی خدمات پر مامور عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے اس بارے میں فکر کی ضرورت ہے کہ ہمارے سامنے جو دنیا کو انصاف دینے اور سچائی پھیلانے کا اتنا بڑا کام ہے، اُس کو ہم اپنی اصلاح کرتے ہوئے کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اُس کی مغفرت کی چادر میں لپٹ سکیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پانے والے ٹھہر سکیں۔ یقیناً اس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنی ہوگی۔ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدتِ بھوک سے ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہو جاوے گا؟ بالکل نہیں۔ بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پیئے یا کھانا نہ کھالے، تسلّی نہ ہوگی۔ اسی طرح جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو۔ پھر مَیں برکت دوں گا‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 639 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ دنیا کو امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے کی جو ذمہ داری ڈالی ہے اُس کے لئے ہر سطح پر ہمیں انصاف کو قائم کرنا ہوگا۔ سچائی کو قائم کرنا ہوگا۔ انصاف اللہ تعالیٰ کے احکامات کو گہرائی میں جا کر جاننے اور عمل کرنے سے قائم ہوتا ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی گہرائی میں جا کر اُن کو جاننے اور اُن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو گہرائی میں جا کر جاننے اور اُن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے تا کہ جہاں ہم اپنے گھروں اور اپنے معاشرے کو انصاف پر قائم رکھتے ہوئے جنت نظیر بنائیں، وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں تبلیغ کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ دنیا پر حقیقی انصاف کی تعلیم واضح کر کے اُسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والے ہوں۔

دنیا بڑی خوفناک تباہی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ نہ مسلمانوں میں انصاف رہا ہے، نہ غیر مسلموں میں انصاف رہا ہے اور نہ صرف انصاف نہیں رہا بلکہ سب ظلموں کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔ پس ایسے وقت میں دنیا کی آنکھیں کھولنے اور ظلموں سے باز رہنے کی طرف توجہ دلا کر تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا کردار صرف جماعت احمدیہ ہی ادا کر سکتی ہے۔ اس کے لئے جہاں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں عملی کوشش کرنی چاہئے، وہاں عملی کوشش کے ساتھ ہمیں دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان ممالک کی ناانصافیوں اور شامتِ اعمال نے جہاں اُن کو اندرونی فسادوں میں مبتلا کیا ہوا ہے وہاں بیرونی خطرے بھی بہت تیزی سے اُن پر منڈلا رہے ہیں بلکہ اُن کے دروازوں تک پہنچ چکے ہیں۔ بظاہر لگتا ہے کہ بڑی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور دنیا اگر اُس کے نتائج سے بے خبر نہیں تو لاپرواہ ضرور ہے۔ پس ایسے میں غلامانِ مسیح محمدی کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دعاؤں کا حق ادا کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے والا بنائے اور دنیا کو تباہی سے بچالے۔ ❁❁

## مختلف علوم کے ماہر تیار کرنے کی سکیم

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

میری سکیم یہ ہے کہ اپنی جماعت کے مختلف افراد کو مختلف علوم کا ماہر بنایا جائے اور بیرونی ممالک میں بھیج کر انہیں اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ اپنے علوم کو بڑھائیں تا جس وقت وہ واپس آئیں تو لوگوں پر ان کی علمی قابلیت کا اثر ہو۔ ابھی گزشتہ دنوں مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب کے مدرسہ میں لیکچر ہوئے ہیں اور بڑے کامیاب ہوئے ہیں مگر یہ لیکچر اس لئے کامیاب نہیں ہوئے کہ یہ احمدی (مربی) تھے بلکہ اس لئے کامیاب ہوئے ہیں کہ مولوی محمد سلیم صاحب ابھی شام سے آئے تھے اور اُنہوں نے فلسطین کے حالات بیان کئے تھے اور مولوی ابوالعطاء صاحب بھی کچھ عرصہ وہاں رہ چکے تھے اور طبعاً لوگوں کو یہ اشتیاق ہوتا ہے کہ وہ غیر ملک سے آئے ہوئے شخص کو دیکھیں اور اس کی باتیں سنیں۔ پس ان کا بیرونی ملکوں کا قیام ان کی مقبولیت کا موجب ہوا اور ساتھ ہی سلسلہ کے (دعوت الی اللہ کے) میدان کو وسیع کرنے کا موجب ہوا۔ پس میرا منشاء یہ ہے کہ اپنی جماعت کے بعض افراد کو غیر ممالک میں تحصیل علم کیلئے بھیجا جائے مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ان کو بھیجتے وقت ہمارا دل نہ دھڑکے کہ خبر نہیں اب ان کی قیمت ڈیڑھ سو بنتی ہے۔ یا اڑھائی سو بنتی ہے مگر جب ہمیں یقین ہو کہ ان کی قیمت پندرہ روپے ہی رہے گی۔ تو ہم انہیں کہیں گے جاؤ اور دنیوی علوم میں خواہ افلاطون بھی بن جاؤ یا دینی علوم میں عبدالرحمن بن جوزی یا سیوطی بن جاؤ ہم تمہیں اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تمہیں باوجود افلاطون یا عبدالرحمن بن جوزی یا سیوطی بن جانے کے پندرہ روپے ہی ملیں گے اس سے زیادہ نہیں۔ ایسے آدمی اگر ہمیں میسر آجائیں تو ہمیں ان کو غیر ممالک میں بھیجنے میں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کو علم کی صورت میں نفع مل جائے گا اور ہمیں ایک قابل آدمی کی صورت میں نفع مل جائے گا۔ (خطابات شوریٰ جلد ۲ ص ۳۴۶)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS — SIGN OF PURITY
Since 1948

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2012

# جماعت احمدیہ کی سماجی خدمات

محمد نسیم خان ناظر اُمور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

مذہب اسلام کی تمام تعلیمات کا لبّ لباب اور خلاصہ صرف دو چیزیں ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا۔ یہ دونوں چیزیں عبادات اور معاملات کا نچوڑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دونوں حقوق کو کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ ایک موقعہ پر تفصیل کے ساتھ ان دونوں حقوق کا یوں ذکر فرمایا کہ:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَۨا ○

(سورۃ النّساء آیت: ۳۷)

یعنی اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسائیوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسائیوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور اُن سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہیں یقیناً اللہ اُس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو یکجائی صورت میں بیان کرتے ہوئے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے

''سماجی خدمت'' جو کہ میری تقریر کا موضوع ہے مذکورہ حقوق میں سے دوسرے یعنی حقوق العباد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ بانی اسلام حضرت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو کر خالص اُسی کا ہو جانے، اُس کی توحید پر ایمان لانے اور اُس کی عبادت میں محو ہو جانے کی قولی اور عملی رنگ میں تلقین فرمائی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی بے شمار مقامات پر ہمیں توجہ دلائی ہے۔ کبھی یہ کہہ کر کہ خلقت اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، کبھی یہ فرما کر کہ مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے اُس کا بھائی محفوظ ہے اور کبھی یہ تمثیل بیان کر کے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے سوال کرے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی اس پر وہ جواب دے گا تو ربّ العالمین ہے تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور میں تیری عیادت کیسے کرتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو اُس کی عیادت کے لئے نہیں گیا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اُس کی عیادت کرتا تو تو مجھے اُس کے پاس پاتا اور اُس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا وہ کہے گا اے میرے رب تو تو رب العالمین ہے، کھانے سے بے نیاز ہے، میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے، پیاس سے بے نیاز ہے میں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اُسے پانی نہیں پلایا تھا۔ کیا تجھے سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اُسے پانی پلاتا تو گویا تو نے مجھے پانی پلایا ہوتا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب فضل عیادۃ المریض۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 550.551)

خدمت انسانیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ یہ تمثیل عظیم حیثیت کی حامل ہے۔ کتنے دلربا انداز میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں انسان اور سماج کی خدمت اور اُن کے حقوق کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس تمثیل میں تین ضرورت مندوں کا ذکر کر کے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے اور حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنے کی تلقین کی ہے۔ اور خود اپنے عمل سے خدمت انسانیت اور حقوق العباد کی ادائیگی کے گُر سکھائے ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے بھی یہ دونوں حقوق ادا کرنے کی طرف بھرپور توجہ دلائی ہے۔ اپنی تحریرات کے ذریعہ بھی اور اپنے عمل سے بھی۔ حقیقت اسلام بیان کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کو وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جائے اور اُس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رَجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے۔ دوسری قسم اللہ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اُس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دُکھ اُٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے **اپنے پر رنج گوارا کریں**''

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 60)

نیز انسانیت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہم سب مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شرکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندے ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضا بن جائیں''

(پیغامِ صلح روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 1)

یہ ہے وہ نصب العین جو انسانیت اور سماج کی خدمت کے لئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور صرف قولی لحاظ سے ہی ہمارا یہ مطمح نظر مقرر نہیں فرمایا بلکہ کردار اور عمل سے اس کی مثالیں بھی ہمارے سامنے رکھیں اور ہمارے لئے guide lines مقرر فرمائیں کہ کس طرح اور کس حد تک سماجی خدمات میں ہمیں مستغرق ہونا ہے۔ وقت کی رعایت سے ایسی صرف دو مثالیں پیش کرتا ہوں جو حضرت عبد الکریم سیالکوٹیؓ کی بیان فرمودہ ہیں۔ فرماتے ہیں:

''ایک دن ایسا ہوا کہ نماز عصر کے بعد آپ معمولاً اُٹھے اور مسجد کی کھڑکی میں اندر جانے کے لئے پاؤں رکھا اتنے میں ایک سائل نے آہستہ سے کہا کہ میں سوالی ہوں حضرت کو اس وقت ایک ضروری کام بھی تھا اور کچھ اس کی آواز دوسرے لوگوں کی آواز میں مل جُل گئی تھی جو نماز کے بعد اُٹھے اور عادتاً آپس میں کوئی نہ کوئی بات کرتے تھے۔ غرض حضرت صاحب اندر چلے گئے اور کچھ التفات نہ کیا۔ مگر جب نیچے گئے تو وہی دھیمی آواز جو کان میں پڑی تھی اب اُس نے اپنا نمایاں اثر آپ کے قلب پر کیا۔ جلد واپس تشریف لائے اور خلیفہ نور الدینؓ کو آواز دی کہ ایک سائل تھا اُسے دیکھو کہاں ہے۔ وہ سائل آپ کے جانے کے بعد چلا گیا تھا۔ خلیفہ صاحب نے ہر چند ڈھونڈا پتہ نہ چلا۔ شام کو حسبِ عادت نماز پڑھ کر بیٹھے وہی سائل آ گیا اور سوال کیا حضرت صاحب نے بہت جلدی جیب سے کچھ نکال کر اُس کے ہاتھ میں رکھ دیا اور اب ایسا معلوم ہوا کہ آپ ایسے خوش ہوئے ہیں کہ گویا کوئی بوجھ آپ کے اُوپر سے اُتر گیا ہے۔ چندروز کے بعد ایک تقریب سے ذکر کیا کہ اُس دن جو وہ سائل نہ ملا میرے دل پر ایسا بوجھ تھا کہ مجھے سخت بے قرار کر رکھا تھا اور میں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہیں کیا اور یوں جلد اندر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آ گیا ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب میں پڑا رہتا اور میں نے دُعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُسے واپس لے آئے''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 59 بحوالہ بدر قادیان نومبر 16 تا 23، 2000ء)

غور کیجئے خدمت انسانیت کا یہ کیسا جذبہ ہے کہ جس کی وجہ سے آپ علیہ السلام اضطراب اور تڑپ محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور واقعہ حضرت عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ یوں بیان کرتے ہیں:

''ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لیکر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند عورتیں شربتِ شیرہ کے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چُست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس شان اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ بحوالہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سووینیر۔ شائع کردہ تحریک جدید پاکستان صفحہ 305)

''کس قدر پونچھے ہیں آنسو آستیں سے پوچھئے''

یہ وہ عظیم اور مقدس نمونے ہیں جو سماج کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہمارے لئے قائم فرمائے ہیں اور سماج کی خدمت کے لئے یہی جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے۔

اسی عمل اور کردار اور نصب العین کو آگے بڑھانا جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے اور دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کے میدان میں آگے سے آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بعد خلافت احمدیہ کے اب تک کے پانچوں ادوار میں انسان اور سماج کی خدمت جماعت احمدیہ کے کاموں میں سرفہرست ہے، رہی ہے اور ان شاء اللہ

ہمیشہ رہے گی۔

Love for all Hatred for none

جماعت احمدیہ کی پہچان اور طرّہ امتیاز بن چکا ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ کا صرف نعرہ ہی نہیں، دلی جذبات کی عکاسی ہی نہیں بلکہ عملی میدان میں ایک شانِ امتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا اعتراف ہر اپنے بیگانے کو ہے۔

قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، جماعت احمدیہ انسان اور سماج کی خدمت اور سیوا کے کاموں میں دن رات مصروف ہے۔ غربت، افلاس اور تنگی میں مبتلا دُکھی انسانیت ہو یا آسمانی اور زمینی آفات میں ملوث غمزدہ لوگ ہوں، جماعت احمدیہ صفِ اوّل میں رہ کر ان کی خدمت کے لئے پیش پیش رہتی ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، دنیا کے جس حصے میں بھی انسان کو کوئی تکلیف ہو سب سے پہلا دل جو ان کے لئے تڑپتا ہے وہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دل ہوتا ہے۔ سب سے پہلا ہاتھ جو دُکھی انسانیت کے لئے اللہ کے حضور دُعا کے لئے اُٹھتا ہے وہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہاتھ ہوتا ہے اور پریشان حال اور دُکھی انسانیت کی مدد اور خدمت کے لئے سب سے پہلی تحریک جو ہوتی ہے وہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہوتی ہے۔

ایک موقعہ پر خدمت خلق کی عمومی تحریک کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر، اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا ان شاء اللہ۔''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 318)

ملک کی خدمت کا میدان ہو یا قیام امن کی کوشش ہو۔ فساد زدگان کی مدد ہو یا آفات میں مبتلا دُکھی انسانیت کی خدمت ہو۔ تعلیمی میدان میں خدمات ہوں یا صحت کے میدان میں۔ غرض انسانیت کی فلاح و بہبود اور سماج کی خدمت کا ایک بھی میدان نہیں جہاں جماعت احمدیہ تن، من، دھن سے ہمدردی اور عظیم خدمات کی تاریخ رقم نہ کر رہی ہو۔

جماعت احمدیہ ان تمام میدانوں میں جو کام کر رہی ہے وہ سیاسی اغراض کے پیش نظر نہیں بلکہ جیسا کہ خاکسار نے بیان کیا یہ جماعت احمدیہ کی بنیادی اغراض میں شامل ہے حقوق العباد کو ادا کرنا یہ مذہبی فریضہ ہے جو جماعت احمدیہ ادا کر رہی ہے۔

وقت کی رعایت سے جماعت احمدیہ کی خدمات کی مختصر جھلکیاں پیش کروں گا۔

## ملک کی خدمت اور وفا شعاری

جہاں تک ملک کی خدمت کا تعلق ہے جماعت احمدیہ وطن عزیز کی خدمت کے لئے جانی، مالی، عملی لحاظ سے صف اوّل میں کھڑی ہے۔ جماعت احمدیہ وطن عزیز کی ہمیشہ وفا شعار رہی ہے۔ ہر فساد سے دور رہ کر وطن عزیز میں امن و امان کے لئے عملی کردار پیش کیا ہے۔ حکومت کی وفا شعاری جماعت احمدیہ کا بنیادی اصول اور طرّہ امتیاز ہے۔ ایڈیٹر ''ریاست'' سردار دیوان سنگھ جماعت احمدیہ کی اس وفا شعاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

''احمدی جماعت مذہباً و اصولاً حکومت وقت کی وفا شعار ہے اس جماعت کے بانی نے اپنی اُمّت کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ حکومت وقت کی وفا شعار رہے'' (ریاست 25 مئی 1953)

قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ مشہور عالم ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ملک میں قیام امن کے لئے اپنی عمر کے آخری سال 1908 میں اپنی ایک اہم تصنیف ''پیغام صلح'' تصنیف فرمائی اور اس میں قیام امن پر زور دیتے ہوئے ملک کی دو بڑی قوموں کو آپسی اختلافات دور کر کے امن و امان سے رہنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ:

''اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں''

(پیغام صلح)

جماعت احمدیہ کے اس فخر کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر شیر سنگھ صاحب ایم، اے لکھتے ہیں:

''احمدیوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ اُن کے بانی نے سب مذہب کا یکساں عزت و احترام کیا اور منتشر انسانی دلوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی''

فرماتے ہیں:

احمدی یکجہتی اور اتحاد میں کمال حاصل کر چکے ہیں اور پاکستان بننے کے باوجود اپنی اس مادر وطن، اپنے مذہب کی جائے افتتاح میں خوش باش نظر آتے ہیں۔ ان سے مل کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں عمومی طور پر انسان سے پیار اور محبت کا جذبہ موجود ہے۔''

(اخبار بدر قادیان 14 جولائی 1954)

منفرد ہے احمدیت، منفرد اس کا جہاں
ہم پیامبر امن کے ہیں، ہم محبت کی اذاں
ہم بغاوت کی ہر اک صورت سے کوسوں دور ہیں
اپنا نعرہ ہے اطاعت، خادم مسرور ہیں

## فساد زدگان کی خدمت

جماعت احمدیہ کے افراد کا فساد اور بدامنی پھیلانے سے دور رہنا ایک ایسی منفرد خاصیت ہے جس سے ہر ایک واقف ہے۔ لیکن ناعاقبت اندیش جہاں بھی فساد برپا کر کے انسان کو دکھوں اور رنجوں میں مبتلا کرتے ہیں وہاں جماعت احمدیہ پہنچتی ہے۔ فساد یا بدامنی پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ فساد زدگان کی خدمت اور مدد کے لئے۔

1989ء میں جب بہار میں شدید فسادات رونما ہوئے تو جماعت احمدیہ نے اپنے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی راہنمائی میں وہاں فساد کی لپیٹ میں آئی بیواؤں اور یتیم بچوں کے لئے دو کالونیاں بنا کر دیں۔

1992ء میں جب ملک میں جگہ جگہ فسادات برپا ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی راہنمائی اور guidance میں جماعت احمدیہ نے ممبئی میں جو سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ تھا۔ کئی مقامات پر اپنے کیمپ لگائے جن میں ضرورت کی اشیاء تقسیم کی گئیں اور بے گھر ہونے والوں کو مکانات بھی تعمیر کر کے دیئے گئے۔ اس خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے اخبار ہندوستان نے لکھا:

''فساد زدگان کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ریلیف کمیٹی قائم کی گئی ہے جہاں سے مختلف کیمپوں میں مدد پہنچائی جا رہی ہے۔ اس کے لئے یہ طریق اختیار کیا کہ خود جائزہ لیا گیا جس میں جس چیز کی ضرورت تھی مثلاً کھانے پینے کی اشیاء، اوڑھنے کے لئے کمبل، برتن نیز ادویات مہیا کی گئیں۔ احمدی ریلیف کمیٹی کی طرف سے ایسے افراد کو جو بالکل خالی ہاتھ ہو گئے تھے اور اپنے وطن واپس جانا چاہتے تھے کثیر تعداد میں ٹکٹیں خرید کر دیں گئیں۔ کیمپوں میں ایسی عورتیں جو اُمید سے تھیں اُن کے نرسنگ ہوم میں داخلے اور اخراجات کا انتظام کیا گیا''

(روزنامہ ہندوستان 24 جنوری 1993)

تقسیم ملک کے وقت جب حالات خراب ہوئے تو گرد ونواح کے ہزاروں انسانوں نے قادیان میں آکر پناہ لی۔ جماعت کے پاس جس قدر جگہ تھی وہ پناہ گزینوں سے بھر گئی۔ تقریباً 60 ہزار افراد باہر سے آئے حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی خوراک کا پورا انتظام کیا۔ احباب جماعت نے تکالیف برداشت کیں لیکن ان باہر سے آنے والوں کا پورا خیال رکھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس تعلق سے فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کے مردوں بچوں اور عورتوں کی اس طرح حفاظت کی جس طرح ہم اپنے مردوں، بچوں اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہی طریق ہر اُس مقام پر کار فرما ہوتا ہے جہاں انسان کو کوئی دُکھ یا تکلیف کا سامنا ہو۔ کسی پریشانی میں مبتلا ہو یا کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ اور اس خدمت کے لئے جماعت احمدیہ مذہب وملت کی کوئی تفریق نہیں کرتی۔

روپ کوئی بھی تعصب کا ہمیں بھاتا نہیں
احمدی کا بغض و نفرت سے کوئی ناطہ نہیں
بانٹتے ہیں پیار اپنے مردوزن پیروجواں
ہم پیامبر امن کے ہیں، ہم محبت کی اذاں

## آسمانی آفات کے وقت خدمات

بعض دفعہ انسان آسمانی یا زمینی آفات کا شکار بھی ہوتا ہے۔ ان آفات کی لپیٹ میں آنے والا انسان یقیناً قیامت کا نظارہ دیکھتا ہے۔ اور ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے جس سے نکلنا اُس کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ بعض تو داعی اجل کو لبیک کہہ جاتے ہیں اور بعض جو زندہ رہتے ہیں وہ بھی کچھ اس طرح کی پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں کہ جن کا علاج بالآخر موت کی صورت میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔ ان مصیبتوں میں گرفتار لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ ٹی وی یا اخبارات میں ان آفات کی جو خبریں آتی ہیں وہ ہرگز ان دُکھی انسانوں کی اصل کیفیت کو ظاہر نہیں کر سکتیں۔ ان کا اصل حال ان کے اندر جاکر ہی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

ایسے مصیبت زدگان اور آفات کے شکار انسانوں کی خدمت بھی انسانیت کے جذبے سے موجزن ہو کر جماعت احمدیہ نہایت مستعدی اور منصوبہ بندی کے ساتھ کرتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں 1902ء میں ایک وباء طاعون کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی۔ اگرچہ اس وباء سے محفوظ رہنے کے لئے آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوش خبری سنائی ہوئی تھی اور اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کی نوید سنائی تھی لیکن باقی انسانوں کی حالت دیکھ کر اور جان کر آپؑ اُس زمانہ میں عجیب کیفیت سے گذر رہے تھے دن رات دُکھی انسانیت کے لئے دُعائیں کرتے تھے ایک بار حضرت عبد الکریم سیالکوٹیؓ نے حضورؑ کو دُعا کرتے ہوئے سُنا۔ یہ دُعا کس رنگ کی تھی اس کے بارہ میں وہ فرماتے ہیں:

''اس دُعا میں آپؑ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِزہ سے بے قرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے لئے دُعا کر رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا''

(سیرت طیبہ صفحہ 54 بحوالہ سیرت مسیح موعودؑ و شمائل و اخلاق حصہ سوئم صفحہ 395 مولفہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

یہی جذبہ اب بھی جماعت احمدیہ میں زندہ موجود ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک زندہ رہے گا۔ یہ آفات چاہے زلزلوں کی صورت میں ظاہر ہوں یا سیلاب کی صورت میں یا کسی اور ناگہانی عذاب کی صورت میں۔ جماعت احمدیہ کا یہ شیوہ ہے کہ ایسے علاقوں میں سب سے پہلے پہنچ کر مصیبت زدگان کی خدمت کے لئے جی جان سے جدو جہد کر کے ان مصیبت زدگان کی مدد کرتی ہے۔

2001ء میں ہندوستان کے صوبہ گجرات میں زلزلہ سے تباہی آئی اور ہزاروں لوگ گھر سے بے

گھر ہو گئے اور لاکھوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے بےلوث خدمات سرانجام دیں۔زخمیوں اور بیماروں کے لئے فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔بے گھروں کو گھر بنا کر دئے گئے۔ضرورتمندوں کو ضروری اشیاء دی گئیں غرض ہر لحاظ سے کئی دن تک جماعت احمدیہ کی ٹیم نے گجرات کے متاثرہ علاقوں میں کیمپ لگا کر دُکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کی۔

2006ء میں کشمیر میں آئے زلزلہ میں جماعت احمدیہ نے لاکھوں روپے کی مالی امداد کی اور زلزلہ سے متاثر افراد کی بغیر کسی تفریق کے ہر ممکن مدد کی۔

1955ء میں پنجاب کے مختلف اضلاع بھیانک سیلاب کی چپیٹ میں آئے۔قادیان میں اُس وقت 500 کے قریب احمدی احباب مقیم تھے وہ بھی اس سیلاب سے متاثر ہوئے مگر اپنے نقصان کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے اپنی گیہوں، چاول اور اشیاء خوردنی بلا کسی مذہبی تفریق کے سیلاب سے متاثر افراد میں تقسیم کردی۔اس خدمت کا ذکر کرتے ہوئے علاقہ کے ایک معزز سربشن سنگھ صاحب نائب تحصیلدار علاقہ بیٹ بیاس نے کہا:

”میں علاقہ بیٹ کے سیلاب زدہ مختلف دیہاتوں سے مورخہ 26-3-1955 کو تقسیم گرانٹ کی غرض سے آرہا ہوں۔مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ قادیان کے سجن کئی دنوں سے دیہاتوں میں طبی اور دیگر امداد کے کام بڑی سرگرمی اور شوق سے کر رہے ہیں۔جماعت کی طرف سے موضع پھیرو چیچی میں ایک ریلیف کیمپ بھی کھلا ہے جہاں بیماروں اور مصیبت زدگان کی ہر طرح امداد کی جاتی ہے۔جو پبلک سیوا کا کام قادیان کے احمدی پوری ہمدردی اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں اس سے علاقہ بیٹ کے مصیبت زدگان جنتا کو بہت آرام پہنچے گا۔“

(اخبار بدر قادیان 14 نومبر 1955ء)

جناب پنڈت گورکھ ناتھ شرما صاحب ایم ایل اے صدر کانگریس کمیٹی گورداسپور نے کہا:

”سیلاب کی شکل میں اس قدر قہر کا مقابلہ کرتے ہوئے جہاں باقی سیلاب زدہ حلقوں میں مختلف سبھا، سو سائٹیوں، کے ذریعہ ریلیف کا کام ہوا وہاں یہ بات کافی سراہنا کے قابل ہے کہ جماعت احمدیہ نے بھی اپنی گزشتہ روایات کے مطابق علاقہ بیٹ بیاس پھیرو چیچی میں اپنا ریلیف کیمپ قائم کرکے گردو نواح کے سیلاب زدہ لوگوں کو محبت اور ہمدردی سے امداد بہم پہنچائی۔جماعت کی طرف سے نیشنل سپرٹ کے ساتھ جہاں دیہات میں آٹا کپڑے اور ادویہ سے لوگوں کی مدد کی گئی وہاں قادیان میں بھی خاص مستحقین کو نقد مالی امداد دی گئی اور احمدی ایک مشنری اسپرٹ اور خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت بعض بے سہارا اور نحیف سجنوں کے مکان کی مرمت اپنے ذمہ لے رہے ہیں۔“

(اخبار بدر قادیان مورخہ 21 نومبر 1955ء)

1973ء میں مشرقی و مغربی پاکستان سیلاب سے متاثر ہوا، 1991 میں صوبہ اُڑیسہ کے مختلف علاقے سیلاب کی زد میں آئے۔1992ء میں قادیان اور گردونواح کے علاقے سیلاب سے متاثر ہوئے گزشتہ سال جاپان میں سمندری طوفان نے تباہی مچائی اس کے علاوہ بھی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بہار، تامل ناڑو، آسام بنگال وغیرہ اور اسی طرح دنیا کے مختلف علاقوں میں انڈونیشیا، انڈیمان نیکوبار، افریقہ وغیرہ میں جب بھی کبھی اس قسم کی ناگہانی آفت نے لوگوں کو مصائب و مشکلات میں ڈال کر بے کس و بے سہارا بنا دیا جماعت احمدیہ اپنے امام کی راہنمائی میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے اور دُکھی انسانیت کی خدمت کے بے لاگ اور بےلوث نمونے قائم کئے ہیں۔

اب اللہ کے فضل سے Humanity First کے نام سے جماعت احمدیہ کی ایک آزاد تنظیم خدمت انسانیت کے لئے ہی وقف ہے۔یہ تنظیم دن رات پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں خدمت انسانیت کے نئے باب رقم کر رہی ہے اور خدمت انسانیت کے ایک بھی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔

**تعلیم اور صحت کے میدانوں میں خدمت**

سامعین کرام!

کسی ناگہانی آفت کے وقت ہی جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کے لئے آگے نہیں آتی بلکہ خدمت انسانیت جماعت احمدیہ کا مستقل نوعیت کا کام ہے جس پر ہر دن، ہر ماہ اور ہر سال جماعت احمدیہ ایک موثر لائحہ عمل کے تحت عمل پیرا رہتی ہے۔کسی سماج کی تعمیر اور ترقی کے لئے جہاں دُکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی خدمت ضروری ہے وہاں تعلیم اور صحت کے میدان میں بھی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا بہت ضروری ہے۔اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ایک اہم رول نبھا رہی ہے۔جماعت احمدیہ بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ہر فرد کم سے کم انٹر (بارہویں) تک تعلیم حاصل کرے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا معاشرہ ہر لحاظ سے تعلیم یافتہ معاشرہ ہے۔قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول، نصرت گرلز ہائی اسکول، نصرت گرلز کالج، وقف نو اسکول قائم ہیں اور اس کے علاوہ ہندوستان اور دنیا بھر میں خصوصاً افریقی ممالک میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں اسکول چل رہے ہیں جہاں بلا تفریق مذہب و ملت بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ہزاروں غریب طلباء جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم ان اسکولوں میں مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔اسی طرح جماعت کی طرف سے بےشمار غریب اور نادار طلبا کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں اور جہالت کی زندگی سے بچ سکیں۔

وزیر اعظم ہندوستان جناب سردار منموہن سنگھ نے جلسہ سالانہ قادیان 2004ء کے موقعہ پر بھیجے اپنے پیغام میں ان خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

**”حضرت مرزا غلام احمد کے ذریعہ 1889 میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔یہ جماعت تعلیم اور صحت کے میدان میں انسانی خدمات پر اپنی ساری طاقت صَرف کرنے کے لحاظ سے معروف ہے۔اسلام کی عظیم اور عمدہ روایات سے متصف یہ جماعت تعمیری کاموں کے لحاظ سے معروف ہے اور اتحاد اور اتفاق جیسی اعلیٰ اقدار پر قائم ہے اور اس جماعت نے دوسروں کو بھی ان اقدار پر قائم کیا ہے“**

(اخبار بدر 18 جنوری 2005ء)

طبی اور صحت کے میدان میں بھی جماعت احمدیہ کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔قادیان کے نور ہسپتال اور ربوہ کے فضل عمر اور Tahir Heart Institute کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ان ہسپتالوں میں بلا لحاظ مذہب و ملت بیماروں کا علاج کیا جاتا ہے۔افریقن ممالک میں دُکھی اور غریب جنتا کی سیوا کے لئے بیسیوں ڈاکٹر اپنی زندگی وقف کرکے انسانیت کی خدمت پر مامور ہیں۔

صرف ہسپتالوں کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ ملک اور دنیا کے مختلف خطوں میں بلڈ ڈونیشن کیمپ اور فری میڈیکل کیمپ قائم کرکے بھی جماعت احمدیہ اس میدان میں سماج اور انسانیت کی خدمات کے عظیم کام سرانجام دے رہی ہے۔شری وجے کمار چوپڑہ چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ جالندھر نے جماعت کی انسانی خدمات کے بارے میں فرمایا:

”یہ (جماعت احمدیہ) بھارت کو جوڑنے والے لوگ ہیں۔یہ لوگ ہیں جو ہمارے گوروؤں اور اپنے گوروؤں کو ایک ستھان پر رکھتے ہیں۔۔۔۔۔آپ میں کٹر تا نہیں۔آپ میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے کوئی آپ پر اُنگلی اُٹھائے۔آپ اسی طرح بھارت واسی ہیں جیسے ہم ہیں اور اسی لئے بھارت کے سب لوگ آپ سے پیار کرتے ہیں“

(سوونیر جلسہ سالانہ قادیان 2004ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:

”احمدیہ فرقہ نے حب الوطنی، آپسی بھائی چارہ اور مذہبی اتحاد کو بڑھانے اور عوامی خدمت کا جو بیڑا اُٹھایا ہے اس کے لئے ہمارا شکریہ“

پنجاب کیسری 20 دسمبر 2002ء، 26 دسمبر 2002ء)

سامعین کرام!

جماعت احمدیہ کی سماجی خدمات کی داستان اتنی طویل ہے کہ 30 منٹ کے مختصر وقت میں اس کو سمیٹنا ناممکن اور محال امر ہے۔خلافت احمدیہ کے زیر سایہ ہونے والی یہ خدمات کسی مخصوص علاقہ یا ملک تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان خدمات سے دنیا بھر کی غریب جنتا فیضیاب ہو رہی ہے۔دنیا کے کسی بھی خطے میں انسان کو انسان کی مدد اور خدمت کی ضرورت ہو ہمارے پیارے امام اپنی خصوصی ہدایات کے ذریعہ ایسے انسانوں کی مدد کرنے اور خدمت کرنے کی تلقین اور تحریک فرماتے ہیں۔

جہاں تعلیم کی ضرورت ہو وہاں جماعت احمدیہ تعلیم فراہم کرتی ہے۔جہاں طبی امداد کی ضرورت ہو وہاں طبی امداد بہم پہنچاتی ہے۔جہاں مالی مدد کی ضرورت ہو وہاں مالی مدد بھیجتی ہے۔جہاں ضروریاتِ زندگی درکار ہوں وہاں اشیاء ضروریہ کا انتظام کرتی ہے یہاں تک کہ جہاں خون کی ضرورت ہو وہاں احباب جماعت خون کا عطیہ بھی پیش کرتے ہیں۔غرض کسی بھی قسم کی ضرورت ہو جماعت احمدیہ اُس کو پورا کرنے کے لئے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتی ہے اور یہ سلسلہ کل آج اور کل تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا قائم کردہ ہے۔اس کو آپؑ نے بنیادی اصول قرار دیا ہے۔پس یہ سلسلہ ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہنے والا ہے کیونکہ یہ جماعت احمدیہ کے لئے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ شیوہ ہے کہ جلسہ پیشوایان مذاہب کے ساتھ ساتھ یوم انسانیت کے بھی جلسے منعقد کرتی ہے۔حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ نے اس کی تحریک کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا:

”میں سمجھتا ہوں کہ اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں۔تحریک یوم انسانیت کے نام پر تمام دنیا میں جلسے منعقد کرنے چاہئیں“

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء بدر 27 نومبر 1993ء)

اس ہدایت کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا بھر میں جلسے منعقد ہوئے۔اسی نوعیت کے جلسے میں جو جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے منعقد کیا گیا ایک معروف جرنلسٹ وسابق ایڈیٹر ”جن ستہ“ دوھادھر گوکھلے جی نے برملا کہا:

”میں کہوں گا جماعت احمدیہ ہندوستان کا دلدار پنتھ ہے۔میں اسے دلدار پنتھ کہوں گا۔آج اپنے بھارت کو سب سے بڑی ضرورت ہے بڑے دل والوں کی۔۔۔۔۔۔دلدار لوگوں کی ضرورت زیادہ ہے کیونکہ اہل دل ہی سمجھ سکتا ہے کہ مذہب کا سچا سندیش کیا ہے۔وہ انسانیت ہے مانوتا ہے۔مانوتا کے پرتی محبت یہ دھرم ہے اور نفرت یہ ادھرم ہے۔اس کارن

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

# کیا (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) قادیانی ہندو مذہب کے عقیدہ پُنر جنم کے قائل ہیں...؟

## نام نہاد تحفظ ختم نبوت بنگلور کے صدر سید ایوب قاسمی کے انٹرویو کا جواب

محمد عظمت اللہ قریشی۔ بنگلور

روزنامہ سالار بنگلور مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۱۳ کی جھوٹی اور من گھڑت بات چیت کا جواب۔ اخبار نے لکھا ''مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر سے مبین احمد زخم کی خصوصی ملاقات''

یادگیر ۲۷ فروری (نامہ نگار) **مرزا غلام احمد قادیانی ہندو مذہب کے عقیدہ دوبارہ جنم کا قائل ہے۔ اس کا اصل دعویٰ نعوذ باللہ یہ ہے کہ محمد ﷺ دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کے روپ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار صدر مجلس تحفظ ختم نبوت سید ایوب قاسمی نے اردو نامہ نگار مبین احمد زخم سے ایک خاص ملاقات میں کیا۔**

انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو ہم سب آخری نبی مانتے ہیں اور آپؐ کے بعد قیامت تک پھر کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ نیز یہ کہ جو بھی سرکار دوعالم ﷺ کی توہین کرتا ہے وہ کافر ہے بلکہ جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان عقائد میں کسی ایک مسلمان کا بھی اختلاف نہیں مگر قادیانی ان تینوں عقیدوں کے خلاف اپنا عقیدہ رکھتے ہیں۔ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک نیا نبی مانتے ہیں۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ خیال کرتے ہیں اور ان کی قبر کبھی ملک شام اور کبھی کشمیر سری نگر میں بتاتے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کے مقاصد کے سوال کے جواب میں مولانا ایوب قاسمی نے کہا کہ ۱۳ سال کے عرصہ میں ۵۰۰ سے زائد وہ لوگ جو قادیانی کا شکار ہو گئے تھے مجلس تحفظ ختم نبوت کی دن رات کی محنت کے نتیجہ میں دائرہ اسلام میں آچکے ہیں۔

(روزنامہ سالار بنگلور ۲۸ فروری ۲۰۱۳)

**جواب:** مبین احمد زخم صاحب! عرض ہے

تجھے کیا پڑی ہے ملا مری طرز بندگی سے
نہ حرم تری وراثت نہ خدا تیرا اجارا

جماعت احمدیہ کے مخالف لکیر کے فقیر جاہل مُلاں اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ آئے دن کسی نہ کسی فرقہ کی تکفیر کا جھنڈا کھڑا کر کے آپسی دوستی ومحبت کی جگہ دشمنی پیدا کر کے شہروں کے ماحول کو فتنہ وفساد میں بدل دیتے ہیں۔ پڑوسی ملک ایسے ہی ملاؤں کے پرتشدد فتنوں سے تباہ ہوا جارہا ہے۔ ان کی چالبازی وجعلسازی وہاں کیا کامیاب ہوئی اُسے وطن عزیز پر تھوپنے کی ناکام کوشش میں مخالف گروہ لگا ہوا ہے۔ حکم تو یہ ہے کہ اختلاف کو رحمت بناؤ۔ آپس میں رحم کرو۔ مگر احمدیت کے مخالف نام نہاد علماء وطن میں الیکشن کی باتیں سن کر لیڈروں سے پیسے اینٹھنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ پھر ایسے ہی دور میں نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے نام پر بھیڑ اکٹھی کر کے لیڈروں سے پیسے اینٹھے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک خالص موحد جماعت ہونے کے علاوہ اسلام کے پانچوں ارکان پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہے قرآن مجید کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے حکم کے زیر وزبر میں کم وبیش بھی برداشت نہیں کرتی۔ ایسے شیطان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے۔

پس ہمارے مخالف دین سے ہر خیر کو ختم کر کے اُس کی جگہ اپنی من مانی اور دہشت گردی چلا رہے ہیں۔ ہمارے آقا ومولا محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء رسول اللہ ﷺ نے صحیح مسلم میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیا ہے۔ ''یعنی جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانے میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے ......اور اس دُعا کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی مشکلات کے بھنور سے نجات پا کر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے۔ لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی.....اور پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دُعا کرتے ہوئے جھکیں گے اور خدا ان کی مشکلات کو دور فرمادے گا وغیرہ وغیرہ''۔ (مسلم باب ذکر الدجال)

اس حدیث شریف میں آنے والے مسیح موعود کو چار مرتبہ نبی اللہ نبی اللہ کہا گیا ہے۔

رہی بات حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول کی تو ہر کوئی مندرجہ ذیل آیت کے تحت غور کر کے بتائے کہ کیا حضرت مسیحؑ آسمان پر جاسکتے ہیں یا ہرگز جا نہیں سکتے؟

......قُل سبحٰن رَبِی ھل کُنتُ اِلا بَشراً رَسُولاً (بنی اسرائیل ۹۴)

کفار نے آنحضرت صلعم سے جو نشانات طلب کئے ان میں سے ایک یہ نشان انہوں نے طلب کیا اور سب سے اس کو آخر میں رکھا اور اپنے ایمانی فیصلہ کو اس پر ٹھہرایا کہ آسمان پر جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں جس کو ہم پڑھ کر ہم آپ پر ایمان لائیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ حکم دیا کہ کہو میرا رب پاک ہے۔ میں بشر رسول ہوں۔ یعنی اللہ کی قدرت میں تو کسی قسم کا نقص نہیں لیکن بشر رسول کو آسمان لے جانا سنت اللہ نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ بشر رسول آسمان پر نہیں جایا کرتے۔ غور کرو جب حضرت عیسیٰؑ بھی بشر رسول ہیں تو وہ کیونکر آسمان پر جاسکتے ہیں۔ اللہ ان عقل سے عاری مولویوں پر رحم کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''یعنی ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک عظیم الشان نشان بنایا۔ اور ان دونوں کو ایک اُونچی زمین کی طرف پناہ دی جو آرام دہ اور چشموں والی ہے''۔ (مومنون آیت ۵۱)

اس آیت میں حضرت مریم اور ابن مریم کے کسی پہاڑی علاقہ میں جو چشموں والا ہے ہجرت کا ذکر ہے ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپؑ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ حدیث یہ ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ! ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکان کر جا تا کہ تو پہچان نہ لیا جائے اور دُکھ نہ دیا جائے۔

(کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس ۱۲۰ سال زندگی گزاری (کنزالعمال۔ طبرانی بروایت فاطمۃ الزہرا جلد ۶ صفحہ ۱۲۰)

دیوبندیوں کے ایک بزرگ جناب شمس نوید عثمانی اپنی کتاب ''اگر اب بھی نہ جاگے تو'' میں لکھتے ہیں۔ کرائسٹ اِن کشمیر میں عزیز کشمیری نے لکھا ہے کہ ان دنوں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد ہندوستان میں آکر بس گئی تھی جن کے نشانات بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ کشمیر کے گوجر لوگ اپنے کو آرین قبیلے کا بتاتے ہیں ان کے نام اب بھی یہودی ڈھنگ کے ہوتے ہیں وہ عبرانی سے ملتی جلتی زبان بولتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہودیوں میں بھی عبرانی زبان چلتی ہے ان کے گھروں کے نام بھی یہودی جیسے ہیں۔ عیسیٰؑ خود بھی یہودی خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور ان دنوں ہندوستان میں آنے والے یہودی تاجروں کے ساتھ یہاں آگئے تھے۔ Longmissing Lonks discoveries about Aryans.

وہاں انہوں نے ایک سفید پوش گورے رنگ کے سنت کو پہاڑوں میں گھومتے ہوئے دیکھا۔ شکا دیش نے ان سے تعارف چاہا تو سنت نے کہا کہ عیسیٰ میرا نام ہے۔ میں نے کنواری ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے اور میں غیر ملک سے آیا ہوں مجھے مسیح کہا جاتا ہے۔'' (بھوشیہ پران کے پرسنگ ۱۳ ادھیائے ۲۲ کے ۲۱ سے ۴۶ شلوک)

(کتاب اب بھی نہ جاگے تو صفحہ ۶۰۔۶۱)

علامہ اقبال کی ایک نظم ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء کو اخبار الحکم میں شرف ہندوستان کے زیر عنوان چھپی جس کا ایک شعر یہ تھا۔

گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے
عیسیٰؑ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے

علامہ نے دوسرے مصرعہ پر حاشیہ میں تحریر فرمایا بعض کے خیال میں حضرت مسیح علیہ السلام بھی کشمیر میں مدفون ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد ایک شخص کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ مرزا صاحب کی تعریف یا برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (ملفوظات آزاد صفحہ ۱۳ مرتب محمد اجمل خاں مکتبہ ماحول کراچی طبع اول اکتوبر ۱۹۶۱)

مولانا اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''حیات مسیح کا عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی شکل ولباس میں نمودار ہوا ہے''۔ (نقش آزاد صفحہ ۱۳۰)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ جو فقہ حنفیہ کے جلیل القدر امام ہیں تحریر فرماتے ہیں۔

مسیح کے نبی ہونے اور اس کے اُمتی ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے کوئی روک نہیں ہے۔ نبی اُمتی ہوسکتا ہے اور نبی رہتے ہوئے اُمتی ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ رسول کریم ﷺ کی شریعت کے احکام کو پختہ کرے۔ آپ کی طریقیت کو پختہ کرے خواہ وہ یہ کام اپنی وحی سے کرے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں:

یعنی مسیح موعود کیلئے ضروری ہے کہ اس میں سید المرسلین کے انوار کا عکس ہو۔ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا ظل ہو۔ وہ آپؐ کا بروز ہو۔ یہ بات مسیح موعود کیلئے ضروری ہے۔''

''عوام الناس کہتے ہیں جب مسیح نازل ہوگا زمین کی طرف تو وہ صرف ایک اُمتی ہوگا۔ نبی نہیں ہوگا۔ کلا یہ بات غلط ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' تم نہیں جانتے کہ مسیح موعود کی شان کیا ہے۔ فرماتے ہیں وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا دوسرا نسخہ تسلیم کرنا چاہیے۔''

(الخیر الکثیر صفحہ ۲۷ مطبوعہ بجنور)

پھر فرماتے ہیں کہ ''آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو مستقل ہو اور اس پر شریعت نازل ہو'' یہ حوالہ الخیر الکثیر صفحہ ۸۰ پر ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود امام مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یعنی میری مراد نبوت سے وہ نہیں ہے جو صحف اُولیٰ میں لی گئی بلکہ یہ نبوت جو مجھے حاصل ہے ایک ایسا درجہ ہے جو صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع سے حاصل ہوسکتا ہے۔ آپ کی غلامی میں حاصل ہوسکتا ہے۔ آپ کی پیروی میں حاصل ہوسکتا ہے۔ آگے فرماتے ہیں۔ جس شخص کو یہ درجہ حاصل

ہوجائے اس کو کیا ملتا ہے۔(اللہ تعالیٰ اس بندے کے ساتھ کثرت کے ساتھ مصفّٰی کلام کرتا ہے)

(استفتاء تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶)

آپؑ نے فرمایا: مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمتی کہہ کر بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔ان دونوں ناموں کے سننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے اور میں شکر کرتا ہوں کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی اور اس مرکب نام رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم تو عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو لیکن ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی اُمت کا ایک فرد نبی ہوسکتا ہے اور عیسیٰؑ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ اُمتی ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

مولوی سید ایوب قاسمی ! بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو یا جماعت احمدیہ کو ہندو مذہب کے عقیدہ دوبارہ جنم کا قائل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ سورۃ الجمعۃ میں فرماتا ہے۔

وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت فضل والا ہے۔(سورۃ جمعہ)

اس آیت کریمہ میں جن آخرین کا ذکر کیا گیا ہے اُن میں اُسی رسول کی بعثت کا ذکر ہے جس کا گذشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے........ لیکن اس آیت کے آخر پر وہ چار صفات الٰہیہ بیان نہیں کی گئیں ہیں جو آیت نمبر ۲ کے آخر پر بیان ہیں بلکہ محض عزیز و حکیم کی دو صفات دہرائی گئی ہیں۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس رسول کا آغاز میں ذکر ہے وہ دوبارہ خود مبعوث نہیں ہوگا بلکہ اس کا کوئی ظل مبعوث فرمایا جائے گا جو شرعی نبی نہیں ہوگا۔دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں بھی یہی دو صفات الٰہیہ بیان ہوئی ہیں جیسا کہ فرمایا۔بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔

(النساء ۱۰۹)

(قرآن کریم اردو ترجمہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

مگر یہ مخالف مولوی جو حضرت مرزا صاحب پر ہندو مذہب کے عقیدہ دوبارہ جنم ۔۔۔کا قائل ہونے کا جھوٹا الزام لگاتے ہیں خود ان کے اپنے عقائد کیا ہیں بھول جاتے ہیں۔لکھا ہے ہر روز ہر شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لا کر مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے پاس مدرسہ کا پائی پائی کا حساب دیکھا کرتے تھے۔

(ارواح ثلاثہ ص ۴۳۴)

"ایک دن علی الصباح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے موسم سخت سردی کا تھا۔مولانا رفیع الدین صاحب نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا دوئی کا لبادہ دیکھ لو۔مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتویؒ جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے۔جس سے ایک دم میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور میرا لباس تر بتر ہوگیا۔

(ارواح ثلاثہ ص ۲۶۱)

حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں۔حضرت سید حسن دہلوی کے ملقب بہ رسول نما ہیں دو ہزار روپیہ لیکر زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف کرتے تھے۔

(شمائم امدادیہ حصہ دوم صفحہ ۶۳)

پس یہ تمہارے وہ سیاہ چہرے ہیں جو عوام سے پوشیدہ ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسئلہ تناسخ کی جس طرح دھجیاں اُڑائی ہیں وہ تو جری اللہ کا ہی کام تھا جس کی جھلکیاں آپ کی تصنیفات میں پڑھ کر دیکھ لو۔قوم کو سدھار کر اکٹھا کرنے کی کوشش کرو خدا سے ڈرو ایک دن اس کے حضور حاضر ہونا ہے۔ ❁

بقیہ: تقریر محمد نسیم خان از صفحہ 8

جماعت احمدیہ آج مانوتا دن منا رہی ہے۔یہ لائق تعریف ہے میں اسے بہت دھنیاواد دیتا ہوں"

(تقریر یوم انسانیت مورخہ 27 نومبر 1993ء)

بقول پنڈت میلا رام صاحب ایڈیٹر ویر بھارت دہلی:

ہر طرف جاری ہے سال و ماہ جوئے فیض عام
اور پیرو ان کے یعنی احمدی فرقہ کے لوگ
گامزن رہتے ہیں راہِ حق پہ روز و شب تمام
آدمیت کا نمونہ ان کا ہے ایک ایک فرد
سر بسر انسانیت کے پیکر ان کے خاص و عام

بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

**"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر نہ بیٹھ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اُٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو یا رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں ۔۔۔۔کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دم نرم نہ ہو۔۔۔۔۔۔خادم القوم بننا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے"**

(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 294 تا 296)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک حقیقت افروز اقتباس پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔حضور فرماتے ہیں:

**"جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہوسکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے مریضوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے جماعتی نظام کے تحت مدد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع کر دیتی ہیں لیکن دُکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے۔اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جا رہا ہے اور ننگا رکھا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔"**

**(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 318)**

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

❁❁❁

## ایک بزرگ اور چور کی کہانی

یہ کہانی 5/ستمبر 1898ء کو بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی درخواست پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے سنائی کہ ایک بزرگ کہیں سفر میں جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا۔ جہاں ایک چور رہتا تھا جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے آیت پڑھ کر فرمایا تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو چوری چھوڑ دو۔خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔چور کے دل پر اثر ہوا۔اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے۔وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے اور آیت بتلاؤ۔تو بزرگ موصوف نے آیت پڑھی وہی آسمان اور زمین میں حق ہے۔یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی۔پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی۔

(حیات احمد جلد اوّل صفحہ 198 مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

## جمعۃ المبارک کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:"حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔تو جمعوں کی اہمیت جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے"۔(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 95)

## ضروری اعلان

احباب جماعت جو اپنا کوئی مضمون/نظم بدر میں شائع کرنے کیلئے بھجوائیں وہ اپنی جماعت کے صدر/امیر کی سفارش کے ساتھ ہی آئندہ بھجوایا کریں اور جماعت کا رکن ہونے کی صورت میں اپنے دفتر کے افسر کی سفارش کے ساتھ بھجوایا کریں۔

(ایڈیٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

# ملکی رپورٹیں

## جلسہ سیرت النبی ﷺ

**کھارا:** سرکل مانسہ پنجاب: ۱۲ اپریل ۲۰۱۳ کو صبح ۱۰ بجے جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا جس کی صدارت صدر جماعت کھارا نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول کے بعد آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر علماء کرام نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر حاضرین کیلئے تواضع کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (عبدالستار۔ مبلغ سلسلہ مانسہ)

**موگرال:** ۷ اپریل ۲۰۱۳ کو ایک تربیتی اجلاس بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ مکرم عطاء العلیم صاحب کی تلاوت اور مکرم نعیم احمد صدیق صاحب کی نعت کے بعد خاکسار نے مہمان خصوصی کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے احباب جماعت اور مستورات اور بچوں کو تربیتی امور کی طرف متوجہ فرمایا اور مفید نصائح سے نوازا۔ مکرم مولوی وی کے منیر احمد صاحب نے مترجم کے فرائض ادا کیے۔ اس موقع پر مکرم محمود احمد صاحب کلکلم بھی سٹیج پر موجود تھے۔

(صدیق اشرف علی موگرال۔ صدر جماعت احمدیہ موگرال۔ کیرلہ)

**مالاھیڑی:** ۲۸ فروری ۲۰۱۳ بعد نماز مغرب وعشا جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم دلیر خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول کے بعد خاکسار نے آپؐ کی عائلی زندگی کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں ایک نعت مکرم صادق علی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جلسہ کی دوسری تقریر آپؐ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں کے موضوع پر مکرم اشرف خان صاحب نے کی۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

**مانسہ:**، ۱۵ اپریل ۲۰۱۳ جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا مکرم کلدیپ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مانسہ نے تلاوت کی اور نظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت اور آپؐ کی امام مہدی کے بارے پیشگوئی پر مختصر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(آزاد حسین معلم سلسلہ مانسہ شہر۔ پنجاب)

اسی طرح جماعت احمدیہ داتے والی۔ سرسی والا، جلوویڑا اور بریٹھ میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ اور تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد شمالی ہند)

**کشمنڈی** بنگال: بتاریخ ۲۱ جنوری تا ۳ فروری ۲۰۱۳ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے ۲ جنوری کو جماعت احمدیہ کشمنڈی میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم شاہد علی صاحب منعقد کیا گیا۔ ۱۳ جنوری کو جماعت احمدیہ پانی سالہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ زیر صدارت مکرم صابر علی ملا صاحب منعقد ہوا۔ ۳۱ جنوری کو جماعت احمدیہ گوٹھن میں جلسہ زیر صدارت مکرم شورم علی صاحب منعقد کیا گیا۔

(ضیاء الرحمن۔ مبلغ سلسلہ کشمنڈی)

**مرشد آباد** (بنگال) ۱۰ مارچ ۲۰۱۳ محترم غلام مصطفیٰ صاحب زونل امیر مرشد آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آپؐ کی پاکیزہ سیرت کے حوالہ سے تقاریر کی گئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں بنگال کی مختلف جماعتوں سے تقریباً ۳ صد افراد نے شرکت کی۔ غیر از جماعت احباب کی تعداد ۲۰۰ سے زائد تھی۔ اگلے دن لوکل نیوز چینل پر اس جلسہ کی رپورٹ نشر کی گئی۔ (قاضی طارق احمد مبلغ سلسلہ مرشد آباد)

**کانپور:** ۲۸ اپریل ۲۰۱۳ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کانپور نے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ کلام پاک اور نعت رسول کے بعد سیرت کے موضوع پر خطاب ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (شاہدہ پروین۔ صدر لجنہ اماء اللہ کانپور)

**املہ پورم:** ۱۲ مارچ ۲۰۱۳ اردوبھون میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول کے بعد تین تقاریر آپؐ کی سیرت کے حوالے سے ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ سالار احمد معلم سلسلہ)

اسی طرح ہماچل پردیش کی جماعتوں صافو والا، ناندل، ہتھو، کرم گڑھ، لون، ملکپور، لکھن ماجرا، ڈومر خان اور پنجاب کے موگا میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد ہوئے۔ (ادارہ)

## احمدیہ مسلم جماعت تالگام بنگال کے ۵۰ سال پورے ہونے پر جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا کامیاب انعقاد

**تالگرام مرشد آباد** (بنگال) بتاریخ ۱۰ مارچ جماعت احمدیہ تالگرام کے قیام کے ۵۰ سال پورے ہونے کی خوشی میں جماعت احمدیہ تالگرام مرشد آباد میں ایک جلسہ پیشوایان مذاہب اور جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ اس دن صبح سات بجے تا دوپہر ایک بجے تک سیرۃ النبیؐ کے مختلف موضوعات پر علماء کرام نے تقاریر کیں۔ نماز ظہر عصر و وقفہ برائے طعام کے بعد جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد زیر صدارت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب زونل امیر مرشد آباد منعقد ہوا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں محترم ماسٹر مشرق علی صاحب، مکرم ابو طاہر منڈل صاحب، مکرم سیف الدین صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرم ہارون رشید احمد صاحب مکرم ذوالفقار علی صاحب مکرم ظہیر الحق صاحب مبلغین سلسلہ اور مکرم مولوی محمد علی صاحب زونل امیر کولکاتہ کا خصوصی تعاون رہا۔ اس جلسہ میں ۸۰۰ سے زائد احمدی وغیر احمدی احباب شریک ہوئے۔ ان کی رہائش، طعام کا انتظام لوکل جماعت نے کیا۔ اخبارات نے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی۔ خصوصاً بنگلہ اخبار ''بودھیا'' ۲۲ مارچ ۲۰۱۳ کو اس جلسہ کو خاص کور کیا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے جملہ احباب تالگرام مبلغین کرام اور معلمین نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد روشن علی معلم سلسلہ تالگرام)

## جلسہ فضائل قرآن کریم

**دھلی:** ۵ مئی ۲۰۱۳ بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مشن دہلی میں فضائل قرآن کریم کے موضوع پر ایک پروقار تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم داؤد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی نے کی۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم مظفر نوری باجوہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ''فضائل قرآن مجید'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر مکرم انور رضا صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے قرآن مجید کی تعلیمات کو اپنانے اور تلاوت قرآن کریم کی اہمیت پر زور دیا۔

اس تقریر کے بعد خاکسار نے تین بچوں کی آمین کروائی جس میں ایک غیر احمدی بچہ بھی شامل تھا۔ جن بچوں کی آمین ہوئی ان کے اسماء یوں ہیں۔ عزیزم علویہ ثانی بنت مکرم عبدالمنان صاحب۔ عزیزم فیضان مبشر ابن مکرم فرحان مبشر صاحب، عزیزم فرحان صدیق ابن مکرم ارشد صدیقی (غیر احمدی) اس موقعہ پر تینوں بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی انہیں انعامات دیئے گئے اور آخر پر مکرم امیر صاحب نے قرآن مجید کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر اپنا صدارتی خطاب کیا۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبدالہادی کاشف مبلغ سلسلہ دہلی)

## جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب

**گڈپدا:** (اڑیسہ) ۲۴ اپریل ۲۰۱۳ کو ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا جو مکرم اقبال احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر و درس کے بعد صبح سات بجے ایک مشترکہ وقار عمل کیا گیا جس میں انصار، خدام، اطفال لجنہ و ناصرات نے بھرپور حصہ لیا۔ بعد نماز عصر ٹھیک ۵ بجے تبلیغی جلسہ زیر صدارت محترم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزی مکرم مقصود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم وسیم خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم جمال شریعت صاحب مبلغ سلسلہ پنکال نے اُڑیہ زبان میں کی۔ ہندو مسلمان بھائی بھائی ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہیئے، ان خیالات کا اظہار ستیہ ساہی کے بابا بی نیروج چندر داس نے کیا۔ اس کے بعد مکرم احسان الحق صاحب نے قرآن کریم اور گیتا کی تعلیمات سے اسلام کی سچائی کے ثبوت دیئے۔ بعد ازاں مکرم بشارت احمد خان صاحب نے قیام امن کے موضوع پر خطاب کیا۔

آسوری سنستھا کے بابا برہما کمار روبندر بھائی بالاسور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہر مذہب کو محبت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ سناتن دھرم کے بابا پرمانند صاحب نے اسلام کی تعلیمات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے پروگرام ہمیشہ ہوتے رہنے چاہئیں۔ بعد ازاں محترم زونل امیر صاحب بھدرک نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر دیگر مذہب کے معززین کو اسٹیج پر اعزازات سے نوازا گیا۔ مکرم ظہیر الدین خان صاحب کے شکریہ احباب اور صدر اجلاس کے صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں احمدی غیر احمدی اور دیگر مذاہب کے مرد وخواتین نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا اور کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (ظہور الدین خان)

**کھگڑیا** (بہار) الحمد للہ خاکسار کو مورخہ ۱۲/اپریل بروز جمعہ بمقام گھگڑیا جلسہ شانتی سمّیلن میں شرکت کا موقع ملا۔ یہ جلسہ شو بجر سماج کی طرف سے محترم سرون کمار منڈل صاحب منسٹر بہار کی صدارت میں صبح ۱۰ بجے شروع ہوا۔ اس جلسہ میں خاکسار کو اسلام اور امن عالم کے موضوع پر احمدیہ مسلم جماعت کی نمائندگی میں آنحضرت ﷺ کی حسین امن بخش تعلیم کو پہنچانے کی توفیق ملی۔ شاملین جلسہ نے اس تقریر کو بہت پسند کیا۔ اس جلسہ میں ۱۲ ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔

جلسہ کے آخر میں ضلع کے ایم ایل اے مکرم پنہ لال جی نے خاکسار اور مکرم ربیع الحق صاحب معلم سلسلہ کو اعزاز دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (لطیف الدین شیخ معلم سلسلہ)

# جلسہ یومِ خلافت

سکندر آباد مورخہ 27 / مئی / 2013 کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد نور سکندر آباد میں مکرم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد کی صدارت میں جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید اظہر علی صاحب سیکرٹری تعلیم نے پہلی تقریر کی۔ جس میں موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ سے لیکر موجودہ حضور تک کے مختلف حالات وواقعات بیان کئے۔ اس کے بعد عزیز ثمر احمد اور عزیز ذکی خان کے مابین ایک دلچسپ مکالمہ پیش کیا گیا۔ جس میں ہر دو عزیزان نے خلافتِ خامسہ کے دس سالہ دور سے متعلق مفید معلومات پیش کیں۔ بعد ازاں مکرم نور الدین سلیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سکندر آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی زندگی کے نہایت دلچسپ حالات بیان کئے۔ بعدہٗ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب سیکرٹری وقفِ نو نے خلافتِ خامسہ کے روحانی پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے نماز، مالی قربانی اور نظامِ وصیت کی شمولیت میں شرکت کی اہمیت بیان کی۔

مکرم سید حلیم احمد صاحب نے حضورِ انور کے متعلق **ایدہٗ بروح القدس** والی نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھی ۔ بعدہ خاکسار نے دور خلافت خامسہ کی برکات کے موضوع پر خطاب کیا اس موقعہ پر ایک تقریب آمین بھی منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تمام حاضرین کے کھانے کا انتظام تھا۔ باوجود شدید گرمی کے کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ (حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندر آباد)

# وقفِ نو کولکاتا کا پہلا سالانہ اجتماع

کولکاتا: ۲۸ اپریل ۲۰۱۳ بروز اتوار وقف نو کولکاتا کا پہلا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ (کولکاتا) میں منعقد کیا گیا۔ اجتماع کی افتتاحی تقریب کی صدارت مکرم مولوی شیخ محمد علی صاحب (زونل امیر۔ کولکاتا زون) نے کی۔ عزیزم حامد احمد (وقف نو) کی تلاوت قران کریم سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ اسکے بعد خاکسار سکریٹری وقف نو کولکاتا نے عہد صد سالہ خلافت جوبلی دہرایا۔ عزیزم اوصاف احمد (وقف نو) نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی بعد ازاں مکرم داؤد احمد خان صاحب (زونل سکریٹری وقف نو، کولکاتا زون) مکرم مولوی ظہور الحق صاحب (مبلغ ۔ کولکاتا) مکرم مولوی ہارون رشید صاحب (مبلغ انچارج ۔ کولکاتا) نے اجتماع سے خطاب کیا اور آخر پر مکرم مولوی شیخ محمد علی صاحب (زونل امیر۔ کولکاتا زون) نے واقفین نو وواقفات نو بچے بچیوں اور اُنکے والدین کو چند نصائح کیں اور دُعا سے اجتماع کی افتتاحی تقریب انجام پزیر ہوئی۔

بعد ازاں ورزشی اور علمی مقابلہ جات کروائے گئے الحمدللہ علمی مقابلہ جات میں واقفین نو بچے اور واقفات نو بچیوں نے بہت ہی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اجتماع کے آخری حصّے میں خاکسار کی تیار کردہ وقف نو بچے بچیوں کی ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا عبدالوکیل صاحب نیاز (نائب ناظر اصلاح وارشاد، مرکزیہ۔ قادیان) مہمان خصوصی نے اول، دوم، سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مکرم ظفر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ کولکاتا) نے دُعا کروائی اور اس طرح محض اللہ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل جماعت احمدیہ (کولکاتا) کے واقفین نو بچے اور واقفات نو بچیوں کا پہلا سالانہ اجتماع اختتام پزیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اجتماع کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا کرے۔

(فضل الرحمٰن فضلؔ، سکریٹری وقف نو۔ کولکاتا)

# تبلیغی جلسہ

مانم مائی اڑیسہ، ۱۰ مارچ ۲۰۱۳ ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام کے بعد مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں ہندو اور غیر از جماعت احمدیہ افراد نے شرکت کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(محمد سعید علی خان ۔ صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ اڑیسہ)

# سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ۔ سکندر آباد

سکندر آباد: ۱۹ مئی ۲۰۱۳ جماعت احمدیہ سکندر آباد کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر ودرس کے بعد حاضرین نے مسجد میں اجتماعی تلاوت کی۔ ورزشی مقابلہ جات: اس کے بعد مسجد کے قریب موجود ZTI گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اجتماعی ناشتے کے بعد ٹھیک 10-30 بجے مکرم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم مکرم محمد عدنان صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم نور الدین سلیم صاحب نے مجلس انصار اللہ کا عہد دہرایا جبکہ مکرم محمد ناصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد نے مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم عرفان احمد سہگل صاحب نے حضرت مصلح موعود ؓ بانی تنظیم کا منظوم کلام ”نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو“ خوش الحانی سے پڑھکر سنایا۔ ازاں بعد خاکسار نے ”ذیلی تنظیمات کے اجتماعات میں شرکت کی اہمیت وافادیت“ کے عنوان پر صحابہ کرام ؓ کے حوالہ سے اور بانیٔ تنظیم کے اقتباسات کی روشنی میں خطاب کیا۔ آخر پر مکرم صدرِ اجلاس نے تمام انصار، خدام اور اطفال کو اجتماع کے تمام پروگراموں میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی دعا کے ساتھ ذیلی تنظیموں کے علمی وورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

علمی مقابلہ جات: ٹھیک 30-11 بجے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ انصار، خدام اور اطفال کے مابین درج ذیل مقابلے ہوئے۔ (۱) تلاوتِ قرآنِ کریم (۲) نظم (۳) تقریر جن میں انصار، خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نماز ظہر کے بعد تمام حاضر افراد کیلئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ مقابلہ کوئز: نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد خدام کا اور اطفال کا مقابلہ کوئز کروایا گیا۔ جس میں تین تین ٹیمیں موجود تھیں۔ اختتامی اجلاس: مکرم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد کی صدارت میں ٹھیک 30-4 بجے دوپہر اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ سٹیج پر خاکسار اور مکرم مہر الدین صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد اور مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد سٹیج پر رونق افروز تھے۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے بعد مکرم مہر الدین صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے حوالہ سے زریں نصائح کیں۔ مکرم نور الدین سلیم صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے تمام احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے قرآنِ کریم پر تدبر کرنے اور ذیلی تنظیموں کی برکات سے مستفید ہونے کی طرف توجہ دلا کر دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندر آباد)

# تین روزہ بک اسٹال خون ڈانگا بنگال

۳۱ جنوری ۲۰۱۳ تا ۲ فروری ۲۰۱۳ خون ڈانگا پنچایت کی جانب سے لگائے گئے کسان میلا میں جماعت احمدیہ خون ڈانگا کی طرف سے ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ اس موقعہ پر بال وکاس منتری مکرم ساپدہ مکرجی اور مقامی ایم ایل اے اور دیگر معززین موجود تھے۔

ان تمام معززین کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اس موقعہ پر بھی حسب عادت شر پسند ملاؤں نے میلا کمیٹی کو دھمکایا اور جماعت کے اسٹال کو ہٹانے کی مانگ کی۔ اور شر انگیزی پھیلانے کی کوشش کی۔ فوری طور پر مقامی حکام سے رابطہ کیا گیا۔ اور انہیں جماعت کا تعارف کرایا گیا جس پر انہوں نے شر پسند ملاؤں سے کہا کہ ”احمدیوں کا اسٹال نہیں اُٹھایا جائے گا کیونکہ یہ کوئی قانون کے خلاف کام نہیں کررہے۔“ اس پر شر پسند ملاں خائب وخاسر اور ناکام ہوکر واپس لوٹے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

(نجیب الرحمن، سرکل انچارج خون ڈانگا بنگال)

# پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت مختلف پروگرام

**یادگیر:** ۲ تا ۴ فروری ۲۰۱۳ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر میں مجلس کے ۷۵ سال پورے ہونے پر پلاٹینم جوبلی سال شایان شان منایا گیا نمائش ہال، دفتر مجلس خدام الاحمدیہ اور دار الصحت پر چراغاں کیا گیا۔ ۲ اور ۳ فروری کو خدام الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اسی طرح ۴ فروری کو مسجد احمدیہ میں نماز تہجد ادا کی گئی اور بعد نماز فجر ایک جانور صدقہ کیا گیا۔ اور پھر خدام کا کرکٹ ٹورنامنٹ کروایا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ پلاٹینم جوبلی محترم محمد اسد اللہ سلطان غوری صاحب زونل امیر نارتھ زون شمالی کرناٹک کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اسٹیج پر محترم مقامی امیر صاحب اور مبلغ صاحب اور تمام سابقہ قائدین کرام کو بھی مدعو کیا گیا۔ جلسہ کی حاضرین ۵۰۰ تھی۔

۞ ۔ الحمدللہ ۳ مارچ بروز اتوار خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کے زیر اہتمام پلاٹینم جوبلی کے حوالے سے کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں ۸ ٹیموں نے حصہ لیا۔ جس میں چنتہ کنٹہ کی ٹیم اول آئی

۞ ۔ ۳ مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد یادگیر میں قائدین شمالی کرناٹک، زونل مجلس عاملہ اور مقامی مجلس عاملہ، خدام واطفال کے ساتھ ایک ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔

(مصور احمد دنڈوتی قائد مجلس ۔ یادگیر)

**گجرات** ۹ / ۱۰ مارچ ۲۰۱۳ کو ایس پی ایس گراؤنڈ احمد آباد میں پلاٹینم جوبلی کے تحت کرکٹ اور والی بال کے ٹورنامنٹ کروائے گئے۔ جس میں مہاراشٹر، ایم پی، راجستھان، گجرات کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ ایس آر پی پولیس نے پہلی مرتبہ اپنی گراؤنڈ کسی کو ایسے مقصد کیلئے فراہم کی ہے۔ ان ٹورنامنٹس کے افتتاح کے موقع پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ پولیس آفیسر محترم پرمار صاحب بھی موجود تھے۔ تقسیم انعامات کے موقعہ پر سابق وزیر شری گریش پرمار اور دیگر معززین شہر بھی موجود تھے۔ معززین نے اس ٹورنامنٹ کا اچھا اثر لیا اور اچھے ریمارکس دیئے۔ اسی مناسبت سے احمدیہ مشن میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ کا بھی انعقاد کیا گیا۔

(فضل الرحمن بھٹی ۔ زونل امیر ومبلغ انچارج گجرات)

**وصایا** : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**مسل نمبر**: 6864 میں محمد اسماعیل آئی آر ولد ابراہیم کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب تاریخ پیدائش 20.3.95 پیدائشی احمدی ساکن پیٹری گائل ڈاکخانہ مہدی منزی ضلع وپلاکوڑی کنی کوڈ صوبہ کولم کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی عبدالناصر العبد: محمد اسماعیل آئی آر گواہ: ایم ابراہیم کٹی

**مسل نمبر**: 6865 میں ایم آر نثار احمد ولد محمد رسول قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 55 سال تاریخ بیعت 2003 ڈاکخانہ لنڈوٹھی ضلع گڈلور صوبہ تاملناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 9.11.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد: ایک عدد مکان قیمت تین لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحمن طاہر العبد: ایم آر نثار گواہ: ایس شریف

**مسل نمبر**: 6866 میں آصیہ بیگم زوجہ ایم آر نثار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن لنڈوٹھی ڈاکخانہ پندوٹھی ضلع گڈلور صوبہ تاملناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 12-11-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: آر نثار احمد الامۃ: آصیہ بیگم گواہ: شریف احمد

**مسل نمبر**: 6867 میں شمائلہ سمن بنت جمیل احمد بھٹی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 1996 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ کالونی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 8.4.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی بالیاں ایک جوڑی وزن ۲ گرام ٹاپس ایک جوڑی دو گرام کل وزن چار گرام ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد انور الامۃ: شمائلہ سمن گواہ: قریشی انعام الحق

**مسل نمبر**: 6868 میں فرینہ ظفر زوجہ طاہر احمد بدر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 1980-7-1 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-3-30 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور نقرئی 69.300 گرام قیمت اندازاً 200970 روپے۔حق مہر 40,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5857 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بدر الامۃ: فرینہ ظفر گواہ: مبشر احمد بدر

**مسل نمبر**: 6870 میں نظام الدین توفیق ولد کالو خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن لچھن کھونٹا ڈاکخانہ کھونٹا ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جون 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عاشق خان العبد: نظام الدین توفیق گواہ: ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر**: 6871 میں شیخ عینل ولد شیخ رمضان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.4.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ترکہ والدین زمین قیمت 40,000 روپے۔یہ زمین ساڑھے تین ڈسمل ہے۔خسرا نمبر 323/229 پلاٹ نمبر 1080/2393۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7681 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ایاز عالم العبد: شیخ عینل گواہ: ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر**: 6872 میں مفیتن بی بی زوجہ شیخ عینل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-4-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی ۲۲ کیرٹ وزن 30.190 نقرئی ایک عدد پائل 37.500 گرام قیمت 81029 حق مہر ادا شدہ 25000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ایاز عالم الامۃ: مفیتن بی بی گواہ: ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر**: 6873 میں محمد شفیع گنائی ولد محمد عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ ملازمت عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رشی نگر ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک کنال باغ قیمت 2 لاکھ روپے۔ایک کمرہ کا مکان قیمت 1 لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از جائیداد، ملازمت ماہوار 4500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عاشق حسین گنائی

العبد: محمد شفیع گنائی واعظ گواہ: ناصر احمد بٹ

**مسل نمبر**: 6874 میں حفیظہ بیگم زوجہ محمد شفیع گنائی واعظ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رشی نگر ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-3-13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائداد: حق مہر 500 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عاشق حسین گنائی الامۃ: حفیظہ بیگم گواہ: ناصر احمد بٹ

**مسل نمبر**: 6875 میں رضا حسین ولد جلیل میاں انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن رنگپور ڈاکخانہ رنگپور ضلع پرسہ صوبہ نرینی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7090 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم احمد العبد: رضا حسین گواہ: قیام اللہ

**مسل نمبر**: 6876 میں ڈاکٹر محمد اسماعیل ولد رسول صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سروس عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن اٹھری ڈاکخانہ اٹھری ضلع سسری صوبہ انچل کوشی نیپال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بارہ کٹھہ زمین۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی پیر محمد العبد: ڈاکٹر محمد اسماعیل گواہ: محمد امیر الدین دیوان

**مسل نمبر**: 6877 میں محمد قمر الدین دیوان ولد محمد ظاہر حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن رانی گنج ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسیہ صوبہ انچل نرینی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 7107 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد امیر الدین العبد: محمد قمر الدین دیوان گواہ: اسرائیل احمد

**مسل نمبر** 6878 میں عبد البصیر ولد صاب الرحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن اندور پور ڈاکخانہ وراٹ چوک ضلع مورنگ صوبہ انچل کوشی نیپال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8114 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اکرام الحق العبد: عبد البصیر گواہ: کپل احمد

**مسل نمبر**: 6879 میں سیب احمد انصاری ولد خلیل احمد انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ کسانی عمر 45 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن جھوراہاٹ ڈاکخانہ جھوراہاٹ ضلع مورنگ صوبہ انچل کوشی نیپال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کسانی ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد امیر الدین دیوان العبد: سیب احمد انصاری گواہ: پیر محمد

**مسل نمبر**: 6880 میں انور احمد خان ولد جبارک خان قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 25 سال تاریخ بیعت 15.3.88 ساکن پنکال ڈاکخانہ پنکال ضلع کٹک صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.4.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10147 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: انور احمد خان گواہ: محمد ایوب خان

**مسل نمبر**: 6881 میں علیم احمد ولد جلیل راوت گدی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پرسونی بھاٹہ ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسہ صوبہ انچل ترایئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8114 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پیر محمد العبد: علیم احمد گواہ: عبد البصیر

**مسل نمبر**: 6882 میں مزمل حق ولد سہرب علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4.5.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظہر احمد وسیم العبد: مزمل حق گواہ: محمد حمید کوثر

**مسل نمبر**: 6883 میں سجن احمد ایس کے ولد خلیل الدین قوم احمدی مسلمان عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن شریف منزل ڈاکخانہ کلوکڑاو ضلع مئی ناگاپلی کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک ایکڑ ستاسی سینٹ تحصیل ناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ سروے نمبر 365/1 اور 365/6 قیمت -/455860۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 10000 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی عبد الناصر العبد: سجن احمد ایس کے گواہ: کے ایس شاہنواز

**مسل نمبر** 6884 میں عظیمہ بیگم زوجہ مولوی ظفر اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1966 تاریخ بیعت 1985 پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4.5.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بالیاں دو عدد ڈیڑھ تولہ نقرئی ایک انگوٹھی۔ چھلہ وزن ایک تولہ۔ ایک عدد پلاٹ خالی 1635 فٹ قیمت 2 لاکھ حق مہر 1680 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سکندر چمن الامۃ: عظیمہ بیگم گواہ: ایم ایچ محمد ظفر اللہ

**مسل نمبر**: 6885 میں طاہر بشارت ڈار ولد بشارت ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7.4.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 22000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ بشارت احمد ڈار العبد: طاہر بشارت ڈار گواہ: داؤد احمد ڈار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
& AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles
Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

غلط خیالات ہیں، اُن میں پھر بہتری آنی شروع ہوتی ہے۔ وہ ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

فرمایا پس نجات معرفت میں ہی ہے۔ (یہ معرفت حاصل کرو اللہ تعالیٰ کی) معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے اس لیے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے محبت کے زیادہ کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ حسن اور احسان۔ جس شخص کو اللہ جلشانہ کا حسن اور احسان معلوم نہیں وہ کیا محبت کریگا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط** ۔ یعنی کفار جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزر جائے۔ فرمایا کہ مفسرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے ہیں مگر میں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دبلا کر دینا چاہئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گذر جائے۔ جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہوا ہے تب تک یہ شریعت کی پاک راہ سے گذر کر بہشت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت بحیثیت جماعت بھی اور ہر فردِ جماعت بھی عاجزی اور انکساری کے اُس مقام پر پہنچے جہاں اُن کا صبر بھی حقیقی ہو، صبر حقیقی صبر بن جائے، اُن کی عبادتیں بھی حقیقی عبادتیں بن جائیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ ان صبر اور دعاؤں کے پھل اگلے جہان میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لگیں کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ یہ جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیدا کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے حاضر ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والی اور ہر حکم پر اللہ تعالیٰ کے نہایت عاجزی سے عمل کرنیوالی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی ہے۔ صبر اور دعا کے ساتھ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ مشکلات اور مصائب کے وقت دنیا والوں کی طرف جھکنے والی نہیں، بلکہ اُس خدا کی طرف جھکنے والی ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دشمن کو اُس کے تمام تر ساز و سامان اور ظاہری قوت کے باوجود زیر کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس حالت کو حاصل کرنے والا اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والا ہوتا کہ نجاتِ اخروی حاصل کرنے والا ہو۔

جماعت پاکستان کے لیے جو وہاں حالات ہیں پاکستان میں، اُن کے لیے بھی دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے، اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اُن کو اللہ تعالیٰ بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لیے خاص طور پر بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁❁❁

## ایک طالب علم کو اعزاز

مکرم صباحت احمد رضا صاحب واقف نو، وقف نمبر A 8555 ابن مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر اخبار ہفت روزہ بدر کو ۱۴ راپریل ۲۰۱۳ کو مکرم ڈاکٹر سنجے بہل صاحب ڈائریکٹر انسٹی چیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ آئی ٹی جالندھر کی جانب سے ہوسٹلر آف دی ایئر ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۳ کا خطاب دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو یہ اعزاز بہت مبارک کرے۔ (ادارہ)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
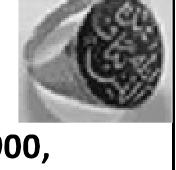
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

## خلافت یاں چڑھی پروان

خورشید احمد پربھاکر۔ درویش قادیان

بھارت ! نرالی تیری شان
چودش صدیوں کے اُپرانت
دھینُو گائے کے سمان
پائے ہدایت کل جہان
خلافت داتا کا وردان
خلافت بھارت کا سمّان
جاتی واد کا وِدھان
برہمن شودر ایک سمان

تجھ پہ اللہ کا احسان
خلافت یاں چڑھی پروان
رہے یہ سدا ہی جوان
زندہ باد اے قادیان
کرے یہ قوموں کا کلیان
تقویٰ عدل کی میزان
سراسر نفرت کا نشان
یہی ہے فطرت کا فرمان

دھینو گائے ہندو مسلمات کے مطابق ''دھینو'' وہ تصوراتی گائے ہے جو حسب منشاء ہر وقت تازہ دودھ دیتی ہے۔ اور دودھ کی تعبیر ''ہدایت'' ہے ایسا ہی خلافت ایک منبع رشد و ہدایت ہے جو ہمہ وقت ہدایت دیتا ہے۔

### آپ کے خطوط:

## طالبہ ستارہ کی تشہیر اردو اخبارات کو پسند نہیں آئی

ٹائمز آف انڈیا کولکتہ ۱۹ نومبر ۲۰۱۲ ترجمہ شریف احمد بانی کراچی کالم منقولات بدر ۱۱ راپریل ۲۰۱۳ صفحہ ۱۲ پر شائع ہوا ہے۔ اتنی قابل لڑکی کے بارے میں انگریزی اخبار میں خوشخبری شائع ہوئی ہے اور یہ سنگ نظر گروپ بندی کے بکاؤ اردو اخبارات اس خوشخبری کو شائع نہیں کئے کتنے شرم اور افسوس کا مقام ہے جبکہ اس میں سب سے سبق آموز مشورہ طلباء کیلئے ستارہ کا تھا کہ رٹا لگا کر پڑھنے سے آپ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتے۔ اخبارات صرف پڑھے لکھے افراد ہی پڑھتے ہیں۔ قارئین اپنے پڑھنے والی اولادوں کو یہ مشورہ دے سکتے ہیں۔ تعجب ہے صحافت بھی وسیع النظری سے محروم ہوگئی ہے۔ میں ایک اردو ٹیچر ہوں یہ کالم میرے آفس میں لگانے والا ہوں تاکہ طلباء اسے پڑھیں اور میں بھی مشورہ دے سکوں۔ شکریہ۔

محمد سمیع اللہ خان بازؔ۔ انند پورم، شموگہ کرناٹک (موبائل) 09449579195

## تربیتی اجلاس

بی بی کولم (تمل ناڈو) ۱۶ فروری ۲۰۱۳ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم صدر اجلاس نے سامعین سے خطاب کیا۔ جس میں آپ نے احباب جماعت کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ قبل ازیں بتاریخ ۳ فروری ۲۰۱۳ ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں علماء کرام نے مختلف تربیتی موضوعات پر خطاب کیا۔ اس تربیتی کیمپ میں حاضرین کی تعداد 74 تھی جس میں 17 غیر از جماعت افراد بھی شامل تھے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (ابو الحسن عابد۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

## دُعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی امۃ مریم صدیقہ بانو کیرنگ (اڑیسہ) بعمر 40 سال مورخہ 14.5.13 کو ایک ٹرین حادثہ میں وفات پا گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور موصوفہ کی نیک خوبیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(طاہر محمود۔ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 20 June 2013 Issue No. 25

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

# ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ میں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دبلا کر دینا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 جون 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر ۴۶ تا ۴۷ کی تلاوت فرمائی:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ یعنی وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے جس بنیادی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت میں توجہ دلائی ہے وہ عاجزی اور انکساری ہے۔ یعنی قرآنِ کریم کے تمام احکامات، تمام اوامر و نواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا عاجزی اور انکساری کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک حقیقی مؤمن اگر احکامات پر عمل کر رہا ہے تو یقیناً اُس میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ”ویزیدھم خشوعا“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ کا کلام اُن میں فروتنی اور عاجزی کو بڑھاتا ہے۔“

پس ایک مؤمن جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لانے والا، اُس کو پڑھنے والا اور اُس پر عمل کرنے والا ہوں، تو پھر لازماً قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق اُس کی عبادتیں بھی اور اُس کے دوسرے اعمال بھی وہ اُس وقت تک نہیں بجا لا سکتا، جب تک اُس میں عاجزی اور انکساری نہ ہو۔ یا اُس کی عاجزی اور انکساری اُسے ان عبادتوں اور اعمال کے اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والی نہ ہو۔ انبیاء اس مقصد کا پرچار کرنے، اس بات کو پھیلانے، اس بات کو لوگوں میں راسخ کرنے اور اپنی حالتوں سے اس کا اظہار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آتے رہے جس کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں نظر آتی ہے۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے۔ (یعنی کیسا سلوک کرتے ہیں آپ؟) تو اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارك وسلم۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادات، صبر و برداشت اور عاجزی اور انکساری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پس ایک کامل نمونہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا ہمیں ملا، جس کو اپنانے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ اور مختلف احکامات بھی دیئے کہ ان کو بجالاؤ تو میرا قرب حاصل کرو گے، لیکن ان احکامات کے ساتھ، اس نمونے کے ساتھ ایک اس اصول کی بھی نشاندہی فرمادی کہ یہ قرب اللہ تعالیٰ کا اور اُس اسوے پر چلنا اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب عاجزی اور انکساری اختیار کرو گے۔ یہ مقام اُن کو ملتا ہے جو عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہیں۔ اُس شخص کے اسوے پر چلنے سے ملتا ہے جس نے اپنے رعب سے متاثر ہوئے ہوئے ایک کمزور آدمی کو کہا تھا کہ گھبراؤ نہیں، میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں، ایک عورت کا ہی دودھ پیا ہے اور وہ ایسی عورت جو عام کھانا کھایا کرتی تھی۔ عام لوگوں کی طرف زندگی گزارتی تھی۔

فرمایا یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ فرمایا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا اگر اپنے آپ کو لاشئ محض سمجھتے ہوئے عاجزی کے انتہائی معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جا سکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہو سکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔

فرمایا خدا تعالیٰ سے یہ مدد نہایت عاجز ہو کر مانگنی ہے کہ اے خدا! تو اپنی رحمت و فضل سے ہماری مدد کو آ اور وہ طریق ہمیں سکھا جس سے تو راضی ہو جائے، وہ طریق ہمیں سکھا، عبادتوں کے بھی اور صبر کے بھی جو تجھے پسند ہیں۔ پھر فرمایا کہ ان فضلوں کے حصول کے لیے تم مجھ سے مدد مانگ رہے ہو تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے صبر کے معیار بھی بلند کرو۔

پس یہ وہ صبر کی حالت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قائم رہو گے تو میرے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ جب ایسا صبر اور استقلال پیدا ہو جائے تو پھر تمہاری دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ صبر کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ صلوٰۃ کا بھی حق ادا کرنا ہے اور صلوٰۃ کیا ہے، صلوٰۃ نماز بھی ہے، دعائیں بھی ہیں جو آدمی چلتے پھرتے کرتا ہے، خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر درخواست کرنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر خدا تعالیٰ کا فضل مانگنا بھی ہے۔ فرمایا اس قسم کی صلوٰۃ کا حق وہی ادا کر سکتا ہے جو مکمل طور پر عاجزی کی راہوں پر چلنے والا ہو۔ جس میں تکبر کی کچھ بھی رمق نہ ہو۔ جس کے اندر انانیت اور بڑائی کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ اُس کی صلوٰۃ صلوٰۃ نہیں ہے، جس میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ بیشک ایسا شخص نمازیں پڑھ رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو اُس کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اُنہی صبر کرنے والوں اور نمازیں پڑھنے والوں کی دعائیں، اور دعائیں کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے جو عاجزی میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا لیے ہوئے ہیں جو کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا اس زمانے میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں“۔ یہ عاجزانہ راہیں تھیں، جنہوں نے ترقی کی نئی راہیں کھول دیں۔ پس ہم جو آپ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں، ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے بھی بچا کے رکھے گی اور یہی چیز ہے جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرے گی، اور یہی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمادیا کہ ایسی حالت پیدا کرنا آسان نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ اور اس بوجھل چیز کو اٹھانا بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مدد چاہو، اُس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکو، کوشش کرو، لیکن یہ مدد اُس وقت ملے گی جب عاجزی اور انکساری بھی ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنے سامنے رکھنے والے بھی ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو صرف اپنے فائدے کے لیے نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی وجہ سے اپنانے والے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ کو اپنے سینے میں لگاتے آپ کے ہر عمل کی پیروی کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی حقیقی حالت ہے جو ایک مؤمن کو مؤمن بناتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رَچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔ انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے، چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ فرمایا جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے اس لیے حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے۔ فرمایا یہ معرفت اور بصیرت پیدا ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہلاک کرنے والا ہے اور جب یہ معرفت پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں پیدا ہو جائے گی، ایسی پیدا ہو جائے کہ بالکل دل کو اپنے قبضے میں لے لے تو پھر جو غلط افعال ہیں یا

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان